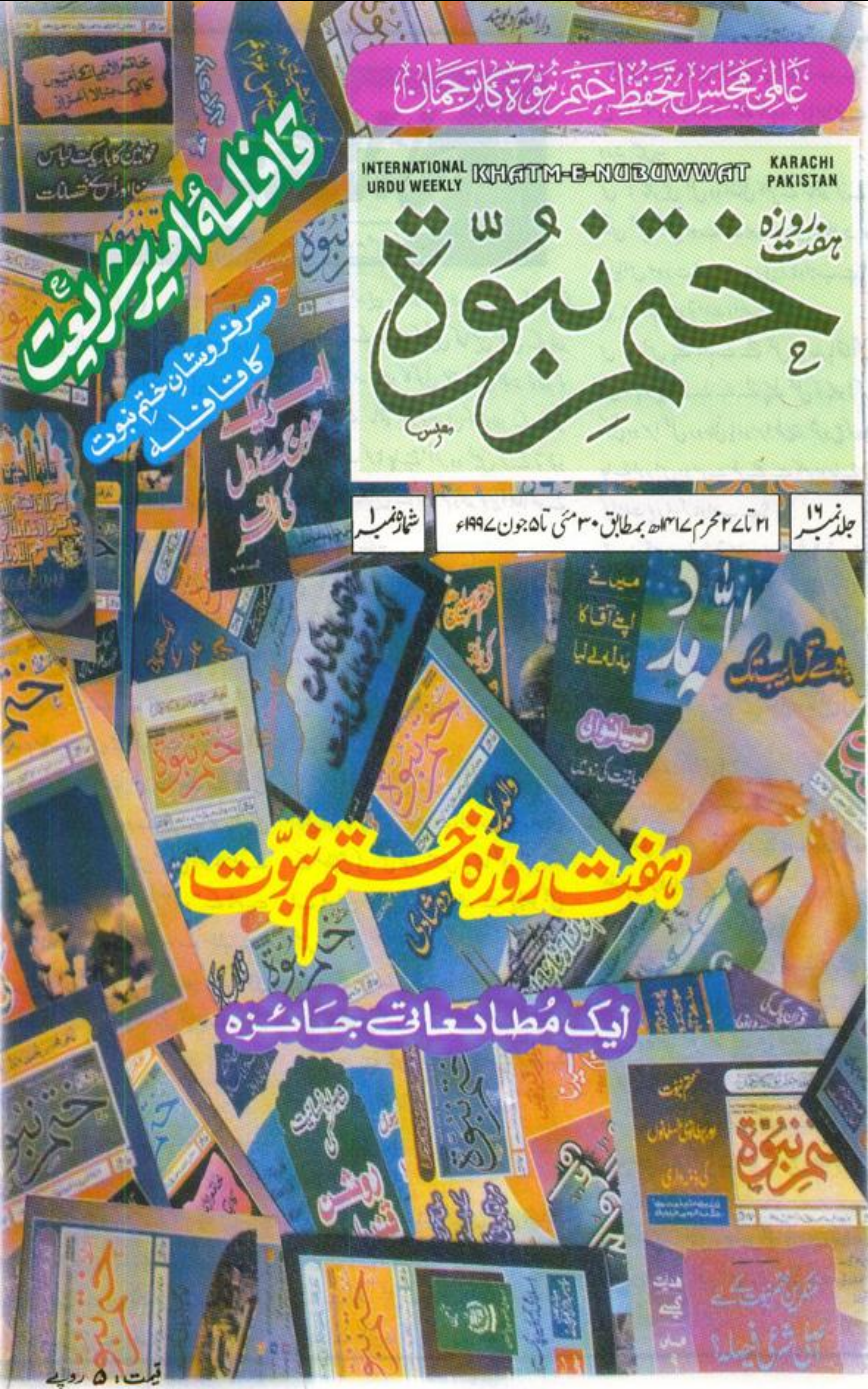

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختم نبوۃ

جلد نمبر ۱۶ | ۲۱ تا ۲۷ محرم ۱۴۱۷ھ بمطابق ۳۰ مئی تا ۵ جون ۱۹۹۷ء | شمارہ نمبر ۱

قافلۂ امیر شریعتؒ

سرفروشانِ ختم نبوت کا قافلہ

ہفت روزہ ختم نبوت

ایک مطالعاتی جائزہ

قیمت ۵ روپے

(سید عشرت حسین' کراچی)

س : میں پاکستان اسٹیل میں ملازم ہوں' پراویڈنٹ فنڈ میں جو رقم ادارے کی طرف سے ملائی جاتی ہے اس کو سود سمجھتے ہوئے میں نے درخواست ادارے میں جمع کرادی تھی کہ مجھے سود سے بری الذمہ قرار دے دیا جائے اور میرے پیسے میں سود نہ ملایا جائے' یعنی میں نے اس زائد رقم کو سود سمجھا' آپ کے جنگ میں شائع شدہ فتویٰ سے صحیح صورتحال کا علم ہوا' آنجناب اپنا فتویٰ دوبارہ تحریر فرمادیں کہ اسے ادارے میں پیش کیا جاسکے؟

ج : پراویڈنٹ کے مسئلہ حضرت مفتی محمد شفیعؒ کا ایک رسالہ ہے اس میں فرمایا ہے کہ ملازمین کا جو پراویڈنٹ کاٹا جاتا ہے اور ملازمت سے فارغ ہونے کے بعد ان پر سود کے نام سے جو رقم دی جاتی ہے وہ شرعاً "سود نہیں' لیکن اگر ملازم نے خود کٹوایا تو اس پر جو زائد رقم "سود" کے نام سے ملتی ہے وہ سود تو نہیں' لیکن سود کے مشابہ ہے۔ اس سے احتراز کیا جائے تو بہتر ہے۔ میرے فتویٰ کے بجائے وہ رسالہ خرید کر پیش کیا جائے۔ واللہ اعلم

(غلام محمد بروہی' حیدر آباد)

س : ہمارے والد صاحب ہم سے ناراض رہتے ہیں اور ہمیں برا بھلا کہتے رہتے ہیں ہم کچھ بھی جواب نہیں دیتے بلکہ صبر سے کام لیتے ہیں۔ بڑا بھائی کچھ جواب میں کہتا ہے تو میں اسے منع کرتا ہوں' آنجناب سے دریافت یہ کرنا ہے کہ ہم پر والد صاحب کا حق ہے یا والد صاحب پر ہمارا؟

ج : والدین کے ذمہ اولاد کی شادی کرنا ہوتا ہے' اس کے بعد وہ کمائیں کھائیں' اس کے بعد والد کے ذمہ اولاد کا کوئی حق نہیں البتہ اولاد کو والدین کے ساتھ اور والدین کو اولاد کے ساتھ نیک سلوک کرنا چاہئے' اگر وہ نہیں کرتے تو خود قیامت میں بھریں گے اور تم والد کو برا بھلا کہوگے تو تم بھی بھروگے۔

س : میری شادی والد صاحب نے اپنی مرضی سے کی' میری مرضی معلوم نہیں کی' اب بیوی میرا کہنا نہیں مانتی ہے' مجھے جواب دیتی ہے' گھر کا کام کاج نہیں کرتی' اور خاص بات یہ کہ مجھے پسند بھی نہیں ہے؟

ج : بیوی سے دل نہیں ملا' تو اس کو چھوڑ دو' کوئی اور ڈھونڈ لو' تمہارے والد نے اپنی مرضی کے مطابق کی تھی اور تمہیں پوچھا بھی نہیں تھا اب تم اپنی مرضی کی کرلو' والد سے پوچھو بھی نہیں۔

س : کیا سود کے پیسوں سے حکومت کے ٹیکس دیئے جاسکتے ہیں؟

ج : سود سے ٹیکس دینے میں سود لینے اور دینے دونوں کا گناہ ہوگا۔ والسلام

(عافیہ نسیم' کراچی)

س : اگر کوئی منت مانے کہ اس کا کام ہوجائے لیکن اس کا کام نہ ہو' پھر وہ اسی کام کے پورا ہونے کے لئے ایک عمل کرے اور عمل کے لئے بھی منت مانے لیکن وہ عمل کسی وجہ سے روکنا پڑے' کیا ایسی صورت میں منت پوری کرنا واجب ہے؟

ج : کام ہوجائے تو منت کا پورا کرنا لازم ہے' ورنہ نہیں۔

س : پھر یہی عمل وہ اضافی کام کے ساتھ کرے' لیکن عمل مکمل ہونے کے بعد بھی اس کا کام نہ ہو تو کیا اس صورت میں منت پوری کرنا واجب ہے؟

ج : کام نہ ہو تو منت واجب نہیں۔

س : جس پہلے کام کے لئے عمل کیا جارہا تھا اگر اس کام کو پورا کرنے کے لئے پہلے عمل کو چھوڑ کر کوئی دوسرا عمل روحانی یا دوسرا طریقہ شروع کردیا جائے اور اس دوسرے طریقے سے کام ہوجائے تو کیا منت پوری کرنا واجب ہے؟

ج : کام ہوجائے تو منت پوری کرنا ضروری ہے۔

س : کام سے پہلے بہت ساری منتیں مانی تھیں کیا ان سب کا پورا کرنا لازمی ہے؟

ج : کام ہونے پر تمام منتیں لازم ہوجائیں گی۔

(محمد طارق احمد' کراچی)

س : ہمارے پیرو مرشد نے ایک شخص کو ننگے سر ٹی وی پر درس قرآن دیتے ہوئے دیکھا' وہ معلوم یہ کرنا چاہتے ہیں کہ:

۱- کیا ننگے سر درس دینا جائز ہے؟

۲- کیا ہم مغرب کی تقلید نہیں کررہے اور ان کو یہ نہیں بتارہے کہ ہم بنیاد پرست نہیں ہیں؟

۳- نوجوان نسل جو پہلے ہی گمراہی کی طرف جارہی ہے ان چیزوں کا ان پر کیا اثر ہوگا؟

۴- کیا ہم رب کو دھوکہ نہیں دے رہے' کیا ایسے علماء کا جو حکومت کے پٹھو ہیں بائیکاٹ نہ کریں؟

ج : میں یہ فتویٰ دیتا ہوں کہ ٹی وی دیکھنا ہی حرام ہے' درس وغیرہ کا کیا سوال؟ باقی علماء کرام کی رائے مجھے معلوم نہیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI / PAKISTAN

ہفت روزہ ختم نبوت

سرپرست: حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ

مدیر اعلیٰ: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مدیر مسئول: عبدالرحمٰن باوا

مدیر: مولانا اللہ وسایا

جلد ۱۶ شمارہ ۱ — ۲۱ تا ۲۷ محرم ۱۴۱۸ھ بمطابق ۳۰ مئی تا ۵ جون ۱۹۹۷ء — قیمت: ۵ روپے

مجلس ادارت

- مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری
- مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
- مولانا نذیر احمد تونسوی
- مولانا منظور احمد حسینی
- مولانا محمد جمیل خان
- مولانا سعید احمد جلالپوری
- مولانا محمد اشرف کھوکھر

سرکولیشن منیجر

- محمد انور

قانونی مشیر

- حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

ٹائیٹل و تزئین

- ارشد دوست محمد، فیصل عرفان

اس شمارے میں

ڈھول کا پول..... قادیانیت کا شیرازہ بکھر چکا ہے ۳
اسباب تحریف دین (مولانا محمد یوسف لدھیانوی) ۶
قافلہ امیر شریعت (مفتی محمد جمیل خان) ۸
ختم نبوۃ کی تعریف (قاضی محمد اسرائیل گڑنگی) ۱۲
ہفت روزہ ختم نبوۃ مطالعاتی جائزہ (مولانا محمد اشرف کھوکھر) ۱۳
پیغام (مسز شمیم عارفہ) ۱۸
ختم نبوۃ اور حیات عیسیٰؑ (مولانا غلام رسول فیروزی) ۲۰
اخبار ختم نبوت ۲۳
تبصرہ کتب ۲۵

رابطہ دفتر

جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) ایم اے جناح روڈ، کراچی (فون) ۷۷۸۰۳۳۷ فیکس ۷۷۸۰۳۴۰

مرکزی دفتر

حضوری باغ روڈ ملتان (فون) ۵۱۴۱۲۲ — ۵۸۳۴۸۶ فیکس ۵۴۲۲۷۷

LONDON OFFICE

35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PHONE 017-737-8199

ناشر: عبدالرحمٰن باوا — طابع: سید شاہد حسن
مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — مقام اشاعت: ۱۰۳، میزوٹہ لائن کراچی

زر تعاون

سالانہ: ۲۵۰ روپے
ششماہی: ۱۲۵ روپے
سہ ماہی: ۷۵ روپے

اگر دائرے میں سرخ نشان ہے تو سالانہ زر تعاون ارسال فرما کر رسالہ خریداری کی تجدید کروا لیجئے ورنہ پرچہ بند کر دیا جائے گا

زر تعاون بیرون ملک

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا — ۹۰ امریکی ڈالر
یورپ، افریقہ — ۷۰ امریکی ڈالر
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات
بھارت، مشرق وسطیٰ ایشیائی ممالک — ۶۰ امریکی ڈالر

چیک / ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت نیشنل بینک پرانی نمائش، اکاؤنٹ نمبر ۹-۴۸۷ کراچی (پاکستان) ارسال کریں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ڈھول کا پول ــــ قادیانیت کا شیرازہ بکھر چکا ہے

مسلمانوں کی وحدت کو پارہ پارہ کرنے اور ان سے روح جہاد اور حب رسول آخرین ﷺ ختم کرنے کے لئے برطانوی استعمار اور فرنگی سامراج نے برصغیر میں "قادیانیت" کا پودا لگایا۔ اپنے خود کاشتہ پودے کی سرپرستی مکمل طور پر انہی سامراجی قوتوں نے کی' جو کہ روز اول سے مسلمانوں کے دشمن کے طور پر پہچانے جاتے ہیں۔

برصغیر کے مسلمانوں کی لاکھوں نہیں کروڑوں قربانیوں کے بعد پیارے وطن پاکستان کا حصول ممکن ہوا' مسلمانان برصغیر نے وطن عزیز کے حصول کے لئے اپنے نوجوان سپوتوں کو اپنی نظروں کے سامنے خاک و خون میں تڑپتے دیکھا' انہی ماؤں' بہنوں' بیٹیوں کو خون کے دریا عبور کرنے پڑے لیکن تقسیم ہند کے وقت ایک گھناؤنی سازش کے تحت ضلع گورداسپور کو انڈیا میں شامل کردیا گیا جس میں "قادیان" جو مرزا غلام احمد قادیانی کی جنم بھومی ہے بعدازاں فرنگی سامراج نے اپنے خود کاشتہ پودے کے بیج کو پاکستان میں ربوہ کے مقام پر بکھیرا اور ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت اپنے لے پالک کی پیسے سے آبیاری کرکے ملک کے اندر قادیانی اسٹیٹ بنانے کی ناپاک جسارت کی۔

تحریک "ختم نبوۃ" ۱۹۷۴ء سے پہلے ربوہ ایک مستقل قادیانی اسٹیٹ کی حیثیت رکھتا تھا جہاں کوئی مسلمان آنکھ اٹھاکر نہیں دیکھ سکتا تھا۔ خدا بھلا کرے اہل حق کا جو ہمیشہ باطل سے ٹکراتے رہے ہیں چاہے انہیں خون کے دریا کیوں نہ عبور کرنا پڑے۔

۱۹۷۴ء میں جب قادیانیوں نے نشتر کالج ملتان کے طالب علموں کو ربوہ ریلوے اسٹیشن پر ظلم و بربریت کا نشانہ بنایا تو مسلمانوں نے تحریک چلائی جس میں دس ہزار نوجوانوں نے رسول آخرین محمد عربی ﷺ کی عزت و ناموس کے لئے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کئے جس کے نتیجے میں پاکستان کی قومی اسمبلی نے قادیانیوں کے دونوں گروہوں (قادیانی و لاہوری) کو متفقہ طور پر کافر قرار دے کر اس ناسور کو جسد ملی سے ہمیشہ کے لئے جدا کردیا۔

ایک وہ وقت تھا کہ ربوہ کو کوئی مسلمان نظر اٹھاکر نہیں دیکھ سکتا تھا لیکن ایک وقت آیا مسلمانوں کی قربانیاں رنگ

لائیں' ربوہ کھلا شہر قرار دیا گیا۔ قادیانی سربراہ مرزا طاہر نے ربوہ سے فرار ہو کر اپنے آقا انگریز کی گود میں پناہ لی۔ اگرچہ قادیانی ساری دنیا میں اسلام اور اہل اسلام کے خلاف پروپیگنڈہ کر کے اپنے آقا انگریز کو خوش کر رہے ہیں لیکن مرزا طاہر کے گھر کی یہ حالت ہے۔ ایک خبر ملاحظہ فرمایئے:

"مرزا طاہر احمد استعفیٰ دو...... حقیقی احمدی گروپ

مرزا طاہر ایسی کشتی کے ملاح بنے بیٹھے ہیں جس کے بادبان بوسیدہ اور چپو ناکارہ ہو چکے ہیں۔"

ربوہ (این این آئی) "حقیقی احمدی گروپ نے جماعت احمدیہ (قادیانیوں) کے سربراہ مرزا طاہر سے مطالبہ کیا ہے کہ صدر انجمن احمدیہ کے بدعنوان ناظران سمیت صدر عمومی کو فی الفور برطرف کرو ورنہ خود مستعفی ہو جاؤ اور نیا انتخاب کراؤ ورنہ انقلاب بھی آسکتا ہے' یہ مطالبہ اپنے آپ کو حقیقی احمدی گروپ ظاہر کرنے والے گروپ کے خصوصی اجلاس میں کیا گیا' اجلاس میں کہا گیا کہ عقل و خرد کا جدید دور ہے مگر مرزا طاہر احمد ایسی کشتی کے ملاح بنے بیٹھے ہیں جس کے بادبان (ناظران مذکور) بوسیدہ اور چپو ناکارہ ہو چکے ہیں۔ اجلاس میں کہا گیا ہے کہ لوکل انجمن احمدیہ کے صدر عمومی نے "غنڈے" پال رکھے ہیں جو پولیس کو ساتھ لے کر شہریوں کے گھروں کی عزتوں کو پامال کراتے ہیں۔ علاوہ ازیں محلہ نصیر آباد کے دو گھروں کی عزتوں کی پامالی پر ربوہ پولیس اور صدر عمومی کے خلاف منگل کو پھر احتجاج ہوا جس میں شہریوں کی عزتوں کو ظالموں سے بچاؤ کے نعرے لگائے گئے۔" (روزنامہ امت کراچی ۲۳ اپریل ۱۹۹۷ء)

یہ ایک طے شدہ بات ہے کہ قادیانی اور لاہوری گروپ نے آج تک مرزا غلام احمد کی کوئی ایک حیثیت مجدد' مصلح' مسیح موعود وغیرہ متعین نہیں کر سکے اور دونوں گروپ تاحال باہم دست و گریباں ہیں اور اب موجود صورت حال سطور بالا سے عیاں ہے۔

"غنڈے پال رکھے ہیں" ہم بھی تو یہی کہتے ہیں قادیانی غنڈے اپنے آقا انگریز کے مخصوص سیاسی مفادات کے تحفظ کے لئے پاکستان میں غنڈہ گردی' خونریزی' فرقہ وارانہ فسادات اور قتل و غارت کر کے ملک عزیز کے امن و امان کو تہہ و بالا کرتے ہیں۔ قادیانی مسلمانوں کے باہمی اختلافات کی وجہ سے اسلام کو بوسیدہ اور ناقابل عمل قرار دیتے ہیں جبکہ ان کے گھر کی حالت ایسی ہے جس کے مقابلے میں مسلمانوں کے اندرونی اختلافات کوئی مقام ہی نہیں رکھتے...... یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ قادیانیت کا شیرازہ بکھر چکا ہے۔ ان کے اندرونی اختلافات اب کھل کر عوام کے سامنے آرہے ہیں' جس کی وجہ سے آج عوام ان کے غلط پروپیگنڈے اور سازشی ذہنیت سے اچھی طرح واقف ہو چکے ہیں۔

○

اسباب تحریف دین

حضرت شاہ ولی اللہ کی نظر میں

مولانا محمد یوسف لدھیانوی

انسانی تاریخ اور "قرآنی بینات" شاہد ہیں کہ انسان کی ابتدائی آفرینش ہی سے انسانی برادری کی رشد و ہدایت کے لئے وحی اور نبوت کا سلسلہ جاری فرمایا گیا۔ جب ایک نبیؑ دنیا سے تشریف لے جاتے تو امت کے بعض ناخلف آسمانی ہدایت میں اغراض و خواہشات کی پیوند سازی کے ذریعہ تحریف کر ڈالتے' اس لئے ان تحریفات کی اصلاح صحیح احکام خداوندی کی نشاندہی اور انسانی آمیزش سے ان کی تطہیر کے لئے یکے بعد دیگرے انبیاء علیہم السلام کی تشریف آوری کا سلسلہ جاری رہا تاآنکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی و رسول کی حیثیت سے تشریف لائے۔ آپ کی لائی ہوئی کتاب کو آخری صحیفہ ہدایت' آپ کی تشریف آوری کو آخری شریعت' آپ کی امت کو آخری امت اور آپ کے دین کو تمام ادیان کے لئے ناسخ قرار دیا گیا جس کے لئے ضروری تھا کہ آپ کی شریعت قیامت تک حالت اصلیہ پر باقی رہے اور آپ کی بعثت کے ابتدائی نقطہ سے لے کر ویرانی عالم کے آخری نقطہ تک (یعنی جب تک حق تعالیٰ کو اس عالم میں ہدایت کا رکھنا منظور ہے) نہ اسلام کی صحیح ہیئت کا تسلسل ایک لمحہ کے لئے ٹوٹنے پائے اور نہ مجموعی طور پر امت کے ہاتھوں سے معمولی وقفہ کے لئے بھی رشتہ ہدایت چھوٹ سکے اور یہ جبھی ممکن تھا کہ دین کے اصول و فروع اس قدر مستحکم اور مضبوط کر دیئے جائیں کہ وہ انسان کی قدیم فطرت تحریف کا شکار بن کر نہ رہ جائیں۔ یہ امر حقانیت اسلام کی مستقل دلیل اور نبی آخرالزماں صلی اللہ علیہ وسلم کا عظیم الشان معجزہ ہے کہ اسلام کو اپنے چودہ صدیوں کے طویل دور حیات میں ہزاروں حوادث سے ٹکرانا پڑا۔ سینکڑوں فتنوں سے پنجہ آزمائی کا موقع آیا' اپنے اور بیگانوں کی لاتعداد سازشوں کا سامنا کرنا پڑا اور بے شمار طاغوتی قوتوں سے جو اپنی ہر قسم کی فرعون سامانیوں کے ساتھ اسے بالکلیہ مٹا دینے اور صفحہ ہستی سے نابود کر دینے کے لئے تمام وسائل و ذرائع اور ہر ممکن تدبیر کو عمل میں لا رہی تھیں۔ نبرد آزما ہونا پڑا۔ لیکن اسلام کے مقابلہ میں ان تمام باطل طاقتوں کو سرنگوں ہونا پڑا اور اسلام اپنی شان و شوکت' ترو تازگی اور رعنائی و دلفریبی کے ساتھ زندہ رہا زندہ ہے اور انشاء اللہ زندہ رہے گا۔

اسلام کے کینہ پرور دشمنوں نے کبھی استعماری حملے کئے اور کبھی اشتراکی۔ کبھی سیاست کے دریچہ سے اس پر تیرو نشتر چلائے اور کبھی فلسفہ اور سائنس کے دروازے سے' کبھی اس کی جانچ پرکھ کے لئے جاہلیت قدیم کے اصولوں کو معیار بنایا' اور کبھی اس کے فروع کا رشتہ اصول سے توڑنے کے لئے جاہلیت جدید اور تہذیب نو کے پیمانے تیار کئے' لیکن انہیں ہر موقع اور ہر محاذ پر منہ کی کھانی پڑی' اور اسلام معجزانہ طور پر ہر قسم کے حملوں کی زد سے بچتا ہوا عالم کو منور کرتا رہا' اسلام دشمن قوتیں اپنی شقاوت میں مزید اضافہ تو کر سکیں لیکن اسلام کو چند روزہ پریشانی کے علاوہ کوئی صدمہ نہ پہنچا سکیں۔ ان خارجی اور داخلی حملوں کے فہرست میں "فتنہ تحریف" بھی داخل ہے جو آج بھی ملک اور بیرون ملک میں بعض افراد اور اداروں کی جانب سے برپا کیا جا رہا ہے یعنی "دین کے نصوص صریحہ کا انکار کرنا' یا نصوص میں کوئی ایسی تاویل کرنا جو انکار ہی کے مترادف ہو یا خرافاتی اوہام کو دین میں داخل کرنا" آپ اسلامی تاریخ پر غور کریں گے تو یہ حقیقت کھل کر سامنے آ جائے گی کہ سلف کی تعبیر سے کٹ کر نصوص کی نئی نئی تعبیروں نے ماضی میں خوارج' نواصب' روافض' معتزلہ' مرجیہ اور باطنیہ کو جنم دیا' اور آج اسی تحریف اور نئی نئی تعبیروں کے ذریعہ ربا' قمار' شراب اور دیگر خباثث کو عین اسلامی روح کے تقاضے بتلانے والی برادری قریب قریب تمام آزاد ممالک اسلامیہ میں جنم لے رہی ہے۔ ذیل میں ہم حکیم الامت حضرت مولانا

شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی رحمتہ اللہ علیہ کی بے نظیر کتاب "حجۃ اللہ البالغہ" کے چند اقتباس نقل کرتے ہیں، جن میں آپ نے "اسباب تحریف دین" پر بحث فرمائی ہے ان کی روشنی میں ہمارے لئے اس "نومولود جماعت" کے پس منظر اور آئندہ کے عزائم سمجھنا آسان ہوگا۔ وباللہ التوفیق۔ شاہ صاحبؒ باب احکام الدین من التحریف کے ذیل میں لکھتے ہیں کہ :

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انسانیت کی تکمیل کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو دین لے کر آئے اور جس نے تمام ادیان کو منسوخ کر دیا ناگزیر تھا کہ وہ اس دین کو (اصولاً و فروعاً) اس قدر مستحکم کر دے کہ اس کی طرف کسی قسم کی تحریف کا گذر نہ ہونے پائے اور یہ اس لئے کہ یہ دین بہت سی جماعتوں کا جامع ہوگا جن کی استعدادیں مختلف اور اغراض جدا جدا ہیں پس بسا اوقات ایسا ہوگا کہ ان کی نفسانی خواہشات یا اس دین کی الفت جس میں وہ رہ چکے ہیں یا فہم ناقص کہ ایک چیز ان کے ذہن میں آگئی اور بیشمار مصالح ان کی نظر سے غائب رہے یہ امور ان کو آمادہ کریں گے کہ وہ نصوص دین میں فروگذاشت کریں یا دین میں ایسی چیزیں ٹھونس دیں جو حقیقتاً اس میں داخل نہیں۔ اس طرز عمل سے دین مختل ہو کر رہ جائے گا جیسے کہ ہم سے پہلے بہت سے ادیان کے ساتھ یہی حادثہ پیش آیا"۔

(صفحہ ۱۱۹۔ ا)

حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ کی اس عبارت سے مندرجہ ذیل نتائج اخذ کئے جا سکتے ہیں۔

ا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی شریعت چونکہ تمام شرائع کے لئے ناسخ ہے اس لئے اسے عقلاً اپنے اصول و فروع کے اعتبار سے اس قدر محکم ہونا چاہئے کہ اس میں کسی قسم کے تغیر و تبدل کی گنجائش نہ رہے ورنہ اس استحکامی قوت کے بغیر اس شریعت کے ناسخ ہونے کا تصور بالکل بے معنی ہو کر رہ جائے گا۔ اس دین ناسخ کے متعلق بعض مستشرقین اور ان کی تقلید میں ان کے "مسلم نما" مشرقی شاگردوں کا نظریہ یہ ہے کہ "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدت العمر صرف چند اخلاقی اصول بیان کرنے پر قناعت فرمائی اور عقائد، عبادات، معاملات اور اخلاق کا کوئی مربوط نظام آپ نے اپنے پیچھے نہیں چھوڑا۔ اور یہ کہ موجودہ فقہی، کلامی اور اخلاقی نظام قرون وسطیٰ کے مفکرین کی دماغ سوزی کا نتیجہ ہے۔" یہ نظریہ نہ صرف عقلاً و نقلاً غلط اور ناقابل التفات ہے بلکہ اس آخری دین کے خلاف گہری سازش کا کرشمہ ہے۔ اس پر تفصیلی بحث کا موقع کسی دوسری فرصت میں ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

۲۔ شاہ صاحبؒ کی اس عبارت سے تحریف کا مفہوم بھی سامنے آ جاتا ہے یعنی "دین کے منصوص مسائل کو نظر انداز کر دینا یا ایسے امور کو دین میں ٹھونسنا جو اس میں داخل نہیں" ــــ اب اس کے لئے "اسلامی مسائل کے تغیر پذیر ہونے" کا لقب ایجاد کر لیا جائے، یا "معاشرتی ضروریات کے ساتھ اسلام کی ہم آہنگی" کا عنوان تجویز کر لیا جائے، یا اسی قسم کا کوئی اور خوبصورت نام اس کو دے لیا جائے۔ بہرحال عنوانات کی تبدیلی سے تحریف کی ماہیت نہیں بدلے گی کسی دینی مسئلہ کا جس کا حکم کتاب اللہ اور حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں صراحت کے ساتھ موجود ہے جب انکار کیا جائے گا یا اس کی ایسی تعبیر کی جائے گی، جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر آئمہ اجتہاد تک کی اجماعی تعبیر کے خلاف ہے تو اسے تحریف ہی کا نام دیا جائے گا اسی طرح شریعت مطہرہ سے کٹ کر کسی دوسری ذہنیت کے پیدا کردہ مسائل کو جن کا صحیح استنباط کتاب و سنت اور اجماع سے نہ ہو اسلام کا نام دینے کے لئے خواہ پوچ دلائل کا کتنا بڑا انبار لگا دیا جائے انہیں "دینی مسائل" کا نام نہیں دیا جا سکتا بلکہ ایسا کرنے والے دین میں تحریف کرنے کے مجرم ہوں گے۔

شاہ صاحبؒ کے اس بیان سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ موجودہ دور کے ماہرین اسلام کے منصوص اور قطعی مسائل میں جو قطع و برید کرتے ہیں اور مغرب کے لادینی نظریات کو بڑی جرات سے اسلام میں ٹھونسنا چاہتے ہیں ان کی یہ مساعی کس قدر اسلام سے تطابق رکھتی ہے"۔

۳۔ شاہ صاحبؒ کی مندرجہ بالا عبارت میں تحریف کا مغز، خلاصہ اور جوہر تین چیزوں کو قرار دیا گیا ہے"۔

ا۔ نفس کی اغراض فاسدہ کی تسکین۔

ب۔ اسلام کے منافی نظریہ حیات کے ساتھ اسلامی ہم آہنگی کی کوشش کرنا۔

ج۔ اور فہم ناقص کی وجہ سے اسلامی مسائل کی کسی ایک مصلحت کو لے اڑنا اور دیگر بے شمار مصالح کو نظر انداز کر دینا، متجدد دین کے نومولود گروہ کی جانب سے بڑی بیدردی کے ساتھ اسلامی مسائل میں تراش خراش کا جو سلسلہ جاری ہے، اگر اس کے اول و آخر پر بنظر غائر غور کیا جائے تو تحریف کے ان عوامل ثلاثہ کا رنگ صاف جھلکتا نظر آئے گا اسلام کے اصل مقاصد کو سامنے رکھنے کی بجائے محض ہوا و ہوس اور اغراض فاسدہ کو مقاصد کا نام دے دیا گیا ہے اسلام کو مغربی معاشرت اور کمیونزم میں مدغم کر ڈالنے کا جذبہ پوری طرح نمایاں ہے، ان تجدد پسندوں کی زبان سے بعض دفعہ بلا اختیار نکل جاتا ہے کہ "موجودہ دور کا کامیاب مذہب کمیونزم ہے" اور بار بار اعلان کیا جاتا ہے کہ اسلام کو دور حاضر کی ضروریات پر منطبق کرنے کے لئے شراب اور ربوا کی حرمت پر آزادانہ نظر ثانی کرنے کی ضرورت ہے، یا تو آزاد اسلامی ممالک کو اقوام عالم کے دوش بدوش ترقی کرنے کے لئے اسلام کے نظام زکوۃ میں تبدیلی لازم ہے، چنانچہ سرود، فنا، تصویر اور عریانی کی

باقی صفحہ ۲۶ پر

مولانا مفتی محمد جمیل خان

قافلہ امیر شریعت

سرفروشان ختم نبوت کا قافلہ

مجلس تحفظ ختم نبوت کے کام کی نسبت حضور صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی وساطت سے خلیفہ اول سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے' جب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے تعلیمات خداوندی کے مطابق مسلمہ کذاب کے مقابلے میں جہاد کا علم بلند کیا اور اس عظیم اور بنیادی عقیدے کے تحفظ کے لئے ۹ سو سے زائد حفاظ' قراء' محدثین اور مفسرین صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین کی قربانی پیش کر کے واضح فرمایا کہ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے لاکھوں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین یا مسلمانوں کی قربانی دینی پڑے تو کم ہے یہ نسبت صدیقی ایسی جاری و ساری ہوئی کہ امت نے دیگر معاملات میں تو کسی قسم کا تسامح برداشت کیا لیکن عقیدہ ختم نبوت کے سلسلے میں ذرا سی بھی تاویل و توضیح کی گنجائش برداشت نہیں کی اور جب بھی کسی مسلمہ کذاب کی روحانی اولاد نے کسی بھی انداز میں سر اٹھانے کی کوشش کی امت نے بالاتفاق اس کو مسترد کر کے حدیث نبوی صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کا اپنے کو مصداق بنایا کہ جب بھی کوئی نبوت کا دعویٰ کرے تم اس کو رد کر دو۔ وہ ملعون اور مردود ہے۔

برصغیر میں ۱۰۰ سال قبل میں جب مرزا غلام احمد قادیانی نامی ملعون شخص نے حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے مقابلے میں تدریجاً دعویٰ نبوت کیا تو علماء امت نے متفقہ طور پر اس کو مسترد کر دیا اور جب علماء کرام کی مخالفت کے باوجود اس فتنہ نے انگریز حکومت کی سرپرستی میں پاؤں پھیلانے شروع کئے تو محدث العصر حضرت مولانا انور شاہ کشمیری رحمتہ اللہ علیہ کی قیادت میں قادیانیت کے خلاف بھرپور کام کا آغاز ہوا۔ حضرت امیر شریعت کی سرکردگی میں حضرت انور شاہ کشمیری رحمتہ اللہ علیہ نے جو قافلہ ختم نبوت تیار فرمایا تھا ۱۹۵۲ء میں اس قافلہ ختم نبوت نے مجلس تحفظ ختم نبوت کی شکل اختیار کی اور جب انور شاہ کشمیری رحمتہ اللہ علیہ کے شاگرد رشید محدث العصر مولانا محمد یوسف بنوری رحمتہ اللہ علیہ نے اس قافلہ ختم نبوت کی شاخوں کو بیرون پاکستان منظم کیا تو اس نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی صورت میں یہ عرب ممالک میں فتنہ قادیانیت کے تعاقب میں مصروف عمل ہو گیا اور جب جانشین مولانا بنوری مفتی احمد الرحمٰن رحمتہ اللہ علیہ نے اس قافلہ ختم نبوت کے لئے یورپ کی سرزمین کو تیار کیا تو اس قافلے کے شانہ بشانہ یورپ' افریقہ اور مشرق بعید کے علماء کرام صف بستہ ہو گئے اور جب شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب زید مجدھم اور حضرت مولانا بنوریؒ کے ہم نام و کام مولانا محمد یوسف لدھیانوی زید مجدھم نے قافلہ ختم نبوت کے ساتھ جب سیدنا حضرت قثم بن عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت سعد بن عثمان رضی اللہ عنہ' امیر المومنین فی الحدیث حضرت امام بخاری رحمتہ اللہ علیہ کی سرزمین پر قدم رکھا تو بخارا و سمرقند کے دروازے قادیانیت کے لئے بند ہو گئے اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا قافلہ قرآن مجید کے ہمراہ ماسکو' لینن گارڈ' تاشقند' بخارا' قازقستان کے گلی کوچوں میں عظمت خداوندی کے اظہار کے لئے کوشاں ہو گیا۔ مساجد ختم نبوت سے صدائے اللہ اکبر بلند ہونے لگیں' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ایک عظیم تحریک' ایک مقدس مشن' ایک مذہبی فریضہ جس کی خدمات کی جھلک کا اشاریہ اس کے کارکنوں کی اخلاص اور للہیت کا مظہر ہے۔

- مرزا غلام احمد قادیانی کے دعویٰ نبوت کے بعد محدث العصر حضرت مولانا انور شاہ کشمیریؒ کی طرف سے علماء کا اجتماع۔
- حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کو امیر شریعت کا خطاب دے کر قادیانیت کی سرکوبی کے لئے جدوجہد کا آغاز۔
- تمام علماء کرام کا عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کام کرنے کے لئے امیر شریعت مولانا عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے ہاتھ پر بیعت۔
- قادیانیت کے دائرۂ اسلام سے خارج ہونے کا تمام علماء کرام کی طرف سے متفقہ فتویٰ۔
- مرزا غلام احمد قادیانی کے تعاقب کے لئے مناظروں' مباہلوں اور مباحثوں کا آغاز۔
- مناظروں' مباہلوں' مباحثوں' تحریری مقابلوں میں مرزا غلام احمد قادیانی کی عبرتناک شکست۔
- حضرت عطاء اللہ شاہ بخاری' قاضی احسان احمد شجاع آبادی' مولانا محمد علی جالندھری اور دیگر علماء کرام پر قید و بند اور دیگر صعوبتوں کا آغاز۔
- انگریز کی سرپرستی میں مرزا غلام احمد قادیانی کے جارحانہ اقدامات پر قافلہ ختم نبوت کے افراد کا بے مثال صبر و تحمل اور قربانیاں۔

○ ماریشس میں عدالتی حکم کے ذریعہ قادیانیوں کے غیر مسلم ہونے کا فیصلہ۔

○ قادیان میں قافلہ ختم نبوت کے دفتر کا اہتمام۔

○ قادیان کے باہر مرزا غلام احمد قادیانی کے خلاف جلسہ اور حضرت شاہ صاحب پر مقدمہ۔

○ قیام پاکستان کے بعد سر ظفر اللہ (وزیر خارجہ قادیانی) اور مرزائی ٹولے کے ربوہ میں آمد اور قافلہ ختم نبوت کی قادیانیوں کے خلاف پاکستان میں جدوجہد کا آغاز۔

○ سر ظفر اللہ کی طرف سے قادیانیت کی کھلے عام تبلیغ کے خلاف تحریک کا آغاز' ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت کا آغاز' لاہور میں دس ہزار سے زائد مسلمانوں کی شہادت' جزوی مارشل لاء کا نفاذ' پاکستان کے تمام چیدہ چیدہ علماء کرام کی گرفتاری۔

○ تحریک ختم نبوت ۵۳ء کا حکومت کی مزاحمت کی بناء پر وقتی طور پر تعطل' از سر نو قادیانیت کے خلاف تحریک کا آغاز۔

'کے بعد دیگر حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری' حضرت مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی' حضرت مولانا محمد علی جالندھری' حضرت مولانا لال حسین اختر' حضرت مولانا محمد حیات' محدث العصر عاشق رسول حضرت مولانا محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ کی قافلہ ختم نبوت کی امارت کی ذمہ داری۔

○ ربوہ ریلوے اسٹیشن پر نشتر کالج کے طلباء کو ختم نبوت زندہ باد کے نعرے لگانے کے قصور پر قادیانی غنڈوں کا حملہ۔

○ تحریک ختم نبوت ۷۴ء کا آغاز' پورے ملک میں تعطل' مجلس عمل تحفظ نبوت کا قیام' حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ کی تحریک کے سربراہ کی حیثیت سے نامزدگی' مفکر اسلام اور مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے حزب اختلاف ارکان کی جانب سے قومی اسمبلی میں قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کا بل پیش کیا گیا۔ ے ستمبر ۷۴ء کو قومی اسمبلی سے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے بل کی منظوری اور آئین میں غیر مسلموں کی فہرست میں قادیانیوں کی شمولیت۔

پاکستان کی سول عدالت سے لے کر سپریم کورٹ تک قافلہ ختم نبوت کی مسلسل جدوجہد سے مقدمات میں کامیابی اور قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے فیصلے کی توثیق و منظوری۔

○ رابطہ عالم اسلامی میں چالیس ملکوں کی طرف سے قادیانیوں کے غیر مسلم ہونے کے فتویٰ کا اجراء۔

○ پاکستان میں غیر مسلم اقلیت قرار پانے کے بعد قادیانیت نے اپنے پر بیرون پاکستان پھیلانے کی کوشش کی' قافلہ ختم نبوت نے درج ذیل اقدامات کے ذریعے قادیانیت کا راستہ روکا۔

○ ہندوستان میں قادیانیت کی روک تھام کے لئے دارالعلوم دیوبند میں مجلس تحفظ ختم نبوت کا قیام۔

○ افریقی ممالک میں قادیانیت کے فتنے کو روکنے کے لئے وفود کی روانگی۔

○ مالی میں پچاس ہزار سے زائد افراد کو قادیانیت سے نکال کر دوبارہ دائرۂ اسلام میں داخل کیا۔

○ یورپی ممالک میں قادیانی مرکزی سرگرمیوں کے سدباب کے لئے انگلینڈ میں دفتر ختم نبوت کا آغاز۔

○ بلاد یورپ کے مسلمانوں کو قادیانیت سے آگاہ کرنے کے لئے عالمی ختم نبوت کانفرنس انگلینڈ کا مسلسل انعقاد۔

○ امریکہ میں قادیانیت کے فتنہ کی سرکوبی کے لئے مبلغین ختم نبوت کی مساعی جمیلہ۔

○ جرمنی' بیلجیئم میں ختم نبوت مراکز کا قیام۔

○ بخارا میں قادیانیوں کی عبادتگاہ بنانے کے عزائم کو ناکام بنا کر قادیانیوں کے داخلے پر پابندی لگوانا۔

○ ماسکو میں قادیانیت کی تبلیغ کے مقابلے کے لئے ایک لاکھ سے زائد قرآن مجید کی تقسیم۔

○ علمی مراکز سمرقند' تاشقند' بخارا اور دیگر وسطی ایشیاء کی ریاستوں میں لاکھوں قرآن مجید کی طباعت و تقسیم۔

○ لاکھوں دینی کتب کی ترسیل و طباعت' مسجد مفتی احمد الرحمٰن' مسجد مولانا بنوری' مسجد عثمان' مسجد ختم نبوت' مسجد خاتم النبیین کی تعمیر' مدرسہ کوکلتاش' مدرسہ سمرقند کی توسیع و تزئین۔

○ تحفہ قادیانیت' تحریک ختم نبوت ۵۳ء' تحریک ختم نبوت ۷۴ء' قادیانیت کے بارے میں اعلیٰ عدالتوں کے فیصلے' قادیانیت کا سیاسی تجزیہ۔

○ قادیانی مذہب' ملت اسلامیہ کا موقف' ختم نبوت اور بزرگان امت وغیرہ کتابوں کی تالیف و تصنیف۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تاریخی کارناموں کا یہ ایک مختصر خاکہ تھا اگر اس کی تفصیل بیان کی جائے تو ہفت روزہ ختم نبوت کے سو نمبر بھی ناکافی ہوں گے۔ اس مختصر جائزہ سے مقصود ریاکاری نہیں اور نہ ہی ان کارناموں پر عجب کا اظہار ہے بلکہ ان کارناموں کی جھلک دکھا کر اپنے آپ کو اور تمام مسلمانوں کو ترغیب دلانا مقصود ہے۔ بقول امیر شریعت حضرت سید عطاء اللہ شاہ بخاری" یہ میرا کام نہیں ہے حضور صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کا کام ہے۔ قیامت کے دن اگر حضور صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے سوال فرما دیا کہ میری ختم نبوت پر ایک ملعون و مردود ڈاکہ ڈال رہا تھا۔ اس مرتد کے پیروکار میرے غلاموں کو گمراہ کر رہے تھے تو اس وقت تم کیا کر رہے تھے؟ بقول محدث العصر حضرت انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ "اگر حضور صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی شفاعت چاہتے ہو تو عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کام کرو۔ میں ضمانت دیتا ہوں کہ جو شخص عقیدۂ ختم نبوت کے لئے کام کرے گا حضور صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی شفاعت اس کو ضرور نصیب ہو گی۔" اس وقت کفر کی پوری دنیا مسلمانوں کے درپے ہے۔ اس کا ایک ہی ہدف ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے نام لیواؤں کا نام و نشان مٹا دیا جائے۔ امت محمدیہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی نسبت حضور صلی اللہ علیہ

و آلہ وسلم سے ختم کردی جائے کیونکہ امت محمدیہ کی کامیابی کی سب سے بڑی وجہ اور سبب یہ نسبت ہے۔ اس نسبت کو مسلمانوں سے ہٹادیا جائے تو اس کی کوئی حیثیت باقی نہیں رہ جاتی اور اس نسبت کو ختم کرنے کے لئے قادیانی گروہ سب سے زیادہ متحرک ہے اور موثر کردار ادا کرنے کے لئے ہر قسم کے حربے اختیار کر رہا ہے۔ ذرائع ابلاغ میں ڈش انٹینا اور ویڈیو کیسٹ اس وقت کا سب سے موثر ہتھیار ہے اور قادیانیت نے اپنی تبلیغی سرگرمیوں کا محور اس کو بنایا ہوا ہے اس باطل گروہ کا ہر فرد مبلغ کی حیثیت اختیار کرچکا ہے' مالی وسائل تمام قادیانیت کے فروغ کے لئے جھونک دیئے گئے ہیں۔ نوکری اور ویزوں کی ترغیب دے کر نوجوانوں کو گمراہ کیا جارہا ہے ایک ایک قادیانی نے اپنے خلیفہ مرزا نجس (طاہر) کے ہاتھ پر بیعت کی ہے کہ وہ کم از کم دس نوجوان مسلمانوں کو گمراہ کرے گا' امریکہ' برطانیہ' فرانس' روس اور ساری دنیائے کفران کی پشت پناہی کر رہے ہیں۔

بدقسمتی یہ ہے کہ مسلمانوں کو اپنی اس غفلت کا اندازہ اور احساس تک نہیں ہے۔ بعض ناعاقبت اندیش مسلمان اس کام کو بھی فرقہ واریت سے تعبیر کرتے ہیں اور اعتراض کرتے ہیں کہ قادیانیوں کو جینے کے حق سے کیوں محروم کیا جارہا ہے حالانکہ پاکستان میں ایسی کوئی بات نہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا موقف ہے کہ قادیانی غیر مسلم اقلیت بن کر رہیں۔ اپنے آپ کو مسلمان کہہ کر مسلمانوں کو دھوکہ نہ دیں' مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی کوشش نہ کریں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کو اپنے محبوب آقا و پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جدا کرنے کی جدوجہد نہ کریں۔ کیا ایمان کی حفاظت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت کی حفاظت ! ہی اور دینی فریضہ نہیں۔ کیا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے یہ فریضہ انجام نہیں دیا تھا۔ کیا ہمیشہ مسلمانوں نے جھوٹے مدعی نبوت (نبی) کو دائرۂ اسلام سے خارج کرکے ان کے خلاف جہاد نہیں کیا؟ تاریخ گواہ ہے کہ الحمدللہ مسلمانوں نے کبھی بھی جھوٹے نبی کو برداشت نہیں کیا اور نہ مسلمان یہ تصور کرسکتا ہے کہ ایسے ملعون و مردود شخص کو برداشت کرے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت پر ڈاکہ ڈالنے والے کتوں اور خنزیروں سے بدتر ہیں اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو ایسے لوگوں کے خلاف جہاد جاری رکھے گی اور مسلمانوں کو اس پر آمادہ کرتی رہے گی کہ وہ عقیدۂ ختم نبوت کے لئے بھرپور کام کریں۔ خود بھی ارتداد سے بچیں اور مسلمان نوجوانوں کو بھی ارتداد سے بچائیں۔

اگر آپ چاہتے ہیں کہ قیامت کے دن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت نصیب ہو تو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا پلیٹ فارم آپ کو یہ موقع فراہم کر رہا ہے کہ اس سے فائدہ اٹھا کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت کے مستحق بن جایئے۔

اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ خلیفہ اول سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی رفاقت کا شرف حاصل ہو تو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا میدان اس شرف و اعزاز کے لئے سب سے قریبی ذریعہ ہے۔ آیئے نسبت صدیق حاصل کرنے کا یہ موقع ضائع نہ کیجئے۔

اگر آپ چاہتے ہیں کہ قیامت کے دن آپ امام اعظم امام ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کے فتویٰ کا مصداق نہ بنیں کہ جس شخص نے کسی مدعی نبوت سے دلیل مانگی تو وہ کافر ہے تو آیئے مجلس تحفظ ختم نبوت کے پلیٹ فارم کو مضبوطی سے تھام لیجئے تاکہ قیامت کے دن عقیدۂ ختم نبوت کے سپاہی کی حیثیت سے آپ کو پکارا جائے۔

اگر آپ چاہتے ہیں کہ قافلہ شاہ ولی اللہ کی حیثیت سے قیامت کے دن آپ کو پکارا جائے تو

مضمون نگار حضرات سے گزارش

☆ مضمون کاغذ کے ایک طرف لکھیں دونوں طرف کم از کم ایک انچ خالی جگہ چھوڑیں۔
☆ دو سطروں کے درمیان ذرا فاصلہ رکھیں۔
☆ تحریر صاف اور خوشخط لکھنے کی کوشش کریں تاکہ باآسانی پڑھنا ممکن ہوسکے۔
☆ مضمون کے لئے انتخاب موضوع کے بعد موضوع سے متعلق مواد تحریر میں لائیں' غیر ضروری باتوں سے گریز کریں۔
☆ دینی موضوعات پر لکھنے والے مستند کتب و رسائل سے مواد مہیا کریں' قرآنی آیات کی نقل میں صحت کا خاص خیال رکھیں اور احادیث کے معاملے میں بڑی احتیاط سے کام لیں۔
☆ مضمون پورا ارسال کریں' الگ الگ قسطوں کی صورت میں مکمل تحریر آنے تک قابل اشاعت نہ ہوگا۔
☆ جلسہ اور کانفرنس کی رپورٹ لکھتے وقت بلاوجہ جملوں کا تکرار نہ دہرایا جائے بلکہ تقریر کے اہم اور خاص نکات کو جمع کردیا جائے۔
☆ خبریں بھیجنے سے پہلے مقامی مبلغ ختم نبوت سے تصدیق کروانا ضروری ہے۔
☆ مضمون بھیجتے وقت نام اور مکمل پتہ اور فون نمبر ہو تو ضرور لکھیں۔
☆ ناقابل اشاعت مضامین واپس منگوانے کے لئے ڈاک خرچ ادارہ کے ذمہ نہ ہوگا۔

آیئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رکن کا اعزاز آپ کا قافلہ شاہ ولی اللہ کے سپاہی کی حیثیت سے قیامت کے دن متعارف کرائے گا۔

اگر آپ چاہتے ہیں کہ محدث العصر مولانا سید انور شاہ کشمیری رحمتہ اللہ کی بشارتوں اور خوش خبریوں کے ثمرات آپ کو دنیا و آخرت میں نصیب ہوں تو حضرت کشمیری رحمتہ اللہ علیہ کی قائم کردہ جماعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت میں عملی کردار ادا کیجئے۔ حضرت انور شاہ کشمیری رحمتہ اللہ علیہ کی بیان کردہ خوش خبریاں آپ کی منتظر ہیں۔

اگر آپ چاہتے ہیں کہ قیامت کے دن امیر شریعت حضرت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمتہ اللہ علیہ ختم نبوت کا علم بلند کرکے حضرت قاضی احسان احمد شجاع آبادی" حضرت مولانا محمد علی جالندھری" حضرت مولانا لال حسین اختر" حضرت مولانا محمد حیات صاحب" حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی" حضرت مولانا غلام اللہ خان" حضرت مولانا عبدالحق صاحب" حضرت مولانا سید گل مہر علی شاہ" مولانا داؤد غزنوی" مولانا مرتضیٰ حسن چاند پوری" اور دیگر مشائخ علماء کرام کے ہمراہ آپ کو حوض کوثر پر ختم نبوت کے مجاہد کی حیثیت سے پیش کریں تو آیئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا قافلہ امیر شریعت آپ کا سراپا منتظر ہے۔

اگر آپ چاہتے ہیں کہ قائد ختم نبوت محدث العصر عاشق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت مولانا محمد یوسف بنوری رحمتہ اللہ علیہ مفکر اسلام قائد تحریک نظام مصطفیٰ مولانا مفتی محمود رحمتہ اللہ علیہ اور جانشین حضرت مولانا محمد یوسف بنوری قائد اہلسنّت حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰن رحمتہ اللہ علیہ کے قیامت کے دن نگاہ شفقت و محبت اور سفارش کے مستحق بن جائیں تو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا پلیٹ فارم اس کے لئے سب سے مناسب ہے۔

اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کو موجودہ مصائب زدہ معاشرہ اور کثافت زدہ ماحول میں شیخ المشائخ خواجہ خواجگاہ امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب زید مجدہم' شیخ کامل مشفق و مہربان مرشدی حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شیخ الاتقیا ولی کامل حضرت مولانا سید نفیس شاہ صاحب' حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر' مولانا عزیز الرحمان جالندھری مولانا اللہ وسایا' مولانا مفتی نظام الدین شامزئی' مولانا عبداللہ' مولانا عبدالرحیم اشعر اور دیگر علماء کرام کی خصوصی توجہ و دعائیں حاصل کریں تو آیئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا وسیع میدان' عقیدۂ ختم نبوت کا عظیم مشن سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی نسبت صدیقی میں ان علماء کرام کی رہنمائی کی اور سرپرستی میں مصروف عمل ہو جایئے آپ کی طرف خودبخود ان بزرگان دین کی توجہات' عنایات خصوصی' شفقت و مہربانی توجہ اور سب سے بڑھ کر حرم بیت اللہ' حرم مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم' روضہ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں عام اوقات خصوصاً دعائے شب میں آپ کی شمولیت ہو جائے گی۔ یہ تو ان ترغیبات کی ایک جھلک یا ایک ذرہ ہے' اللہ رب العزت اس عظیم مشن اور خدمت کی کیا جزا عطا فرمائیں گے وہ تصور انسانی سے بالاتر ہے' مرشدی و محسنی حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب' زید مجدہم ایک بار کراچی دفتر میں خصوصی کارکنوں سے خطاب فرماتے ہوئے فرما رہے تھے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جانثار صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم (جن کو دنیا میں ہی رضی اللہ عنہ کی سند فضیلت عطا فرمائی گئی) کو اعمال کے بارے میں ارشادات نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں کہ ان کے ایک ایک عمل کا ثواب بہت زیادہ ایک روایت میں فرمایا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین کا ایک کلو گیہوں صدقہ کرنا احد کے پہاڑ کے برابر سونا صدقہ کرنے سے افضل ہے' اس کی کیا وجہ تھی اس کی وجہ صرف یہ تھی کہ ان کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رفاقت و معیت کی وجہ سے نسبت خاص حاصل تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس نسبت کی وجہ سے ان کے عمل کو اتنی مقبولیت حاصل ہوئی کہ معمولی سا عمل اجر کے لحاظ سے بہت زیادہ ہوگیا۔ آج اگر کوئی شخص یہ نسبت خاص حاصل کرنا چاہتا ہے تو اس کا اس وقت ایک ہی راستہ ہے کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت کے لئے کام کرکے اپنی نسبت خاص حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جوڑ دے اور اس عقیدۂ ختم نبوت کے لئے اگر کوئی جماعت تھوڑا بہت کام بھی کر رہی ہے تو وہ عالمی مجلس ختم نبوت کے ان بوریہ نشینوں اور قافلہ امیر شریعت کے بچے کھچے افراد کا مجموعہ ہے جس کی قیادت کی سعادت ہمارے حضرت امیر مرکزیہ حضرت خواجہ خان محمد زید مجدہم العالیہ کو عطا کی گئی ہے اور ہم سب ان کے خادم ہیں۔ لندن ختم نبوت کانفرنس میں خطاب فرماتے ہوئے فرمایا کہ حضرت امیر شریعت حضرت عطاء اللہ شاہ بخاری رحمتہ اللہ علیہ کا یہ قافلہ جنتیوں کا قافلہ تھا اگر ہمارا نام اس میں شامل ہوگیا تو ہمیں یقین ہے کہ اس قافلے کی برکت میں اللہ تعالیٰ ہمیں جنت میں داخل فرمائیں گے۔ تم اگر چاہتے ہو کہ جنت والوں کی فہرست میں اپنا نام درج کراؤ تو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اس قافلے میں شامل ہو جاؤ۔

اب ذہن میں سوال پیدا ہونا فطری امر ہے کہ آخر اس قافلے امیر شریعت میں کس طرح شامل ہوا جائے اور یہ برکات کس طرح حاصل کی جائیں' کیا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے فارم بھر کر اس قافلہ میں شامل ہو جانا کافی ہے یا اس کے لئے کوئی اور شرائط و ضوابط ہیں اس سلسلے میں عرض ہے کہ مجلس تحفظ ختم نبوت کے فارم بھر دینے سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک حد تک تو نسبت ہو جائے گی اور چرخہ کاتنے والی بڑھیا کی طرح خریداران یوسف" میں نام شامل ہو جائے گا' لیکن جتنا انسان زیادہ قرب حاصل کرنا چاہتا ہے اتنی محنت اور مجاہدہ کرتا ہے۔ اس

لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مسلمانوں کے تمام طبقوں سے درج ذیل تعاون و نصرت کے طلبگار ہے:

تمام علماء کرام و مشائخ عظام اور اہل دل حضرات کی خدمت عالیہ میں گزارش ہے کہ وہ اپنے تمام متعلقین' مریدین احباب کو اس طرف متوجہ کریں کہ وہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت میں شمولیت اختیار کریں۔ ان مشائخ اور علماء کرام سے یہ بھی درخواست ہے کہ وہ اپنی خصوصی دعاؤں میں کارکنان عالمی مجلس تحفظ کو یاد رکھیں۔ علماء کرام سے تحریری طور پر عقیدۂ ختم نبوت کے سلسلے میں تعاون کی درخواست ہے۔

افواج پاکستان سے درخواست ہے کہ چونکہ وہ ادارہ سب سے حساس اور اہم ادارہ ہے اور ہماری معلومات کے مطابق قادیانی فوجی افسران پاکستان اور اسلام کے خلاف کردار ادا کرتے ہیں وہ اس بات کا خیال رکھیں اور قادیانی افسران کی سرگرمیوں کا جائزہ لیتے رہیں تاکہ فوج کے ذریعہ قادیانی اسلام دشمن سازشوں کا جال نہ پھیلا سکیں۔

تمام سرکاری افسران' پی آئی اے اور دیگر کارپوریشنوں کے افراد سے درخواست ہے کہ وہ اپنے اپنے محکموں کے قادیانیوں کی سرگرمیوں پر نظر رکھیں۔ قادیانی افسران صرف مسلمان افسران کے خلاف ہی سازشیں نہیں کرتے بلکہ اپنے اختیارات کو قادیانیت کی تبلیغ کے لئے استعمال کرتے ہیں' ایسی کوئی بھی سرگرمی نظر آئے تو فوراً عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو مطلع کریں تاکہ قادیانیوں کو اختیارات سے ناجائز فائدہ اٹھانے سے روکا جائے۔

تاجر حضرات ملک میں ریڑھ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ یہودی اور قادیانی تجارت کے ذریعہ مسلمان ملکوں کو اپنے شکنجے میں جکڑنے کی کوشش کرتے ہیں۔ قادیانیوں کی تمام مصنوعات کا پچیس فی صد حصہ قادیانیت کی تبلیغ پر صرف کیا جاتا ہے۔ یہ منافع زیادہ دے کر مسلمان تاجروں کی تجارت تباہ کرنا چاہتے ہیں اور خود تجارت پر قابض ہو کر ملک کو غلام بنانا چاہتے ہیں۔ تاجر حضرات کوشش کریں کہ معمولی منافع کے لئے قادیانیوں کی تجارت کو کامیاب نہ بنائیں اور ان کی مصنوعات کا بائیکاٹ کریں تاکہ قادیانیت کی تبلیغ رک سکے۔

نوجوانوں اور اسکول و کالج کے طلباء کرام سے درخواست ہے کہ وہ عقیدۂ ختم نبوت کا بھرپور مطالعہ کریں تاکہ قادیانیت کی تبلیغ سے متاثر نہ ہوسکیں۔ قادیانی اگر تبلیغ کریں تو ان کا بھرپور جواب دیں۔ آپ سچے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیروکار ہیں آپ کو دین پر زیادہ مضبوط ہونا چاہئے۔ آپ قادیانیت کی تبلیغ سننے والے نہیں بلکہ قادیانیوں کو تبلیغ کرنے والے بنیں۔ انہیں آگاہ کریں کہ وہ جھوٹے نبی کے پیروکار بن کر جہنم کا ایندھن بنیں گے۔ وہ قادیانی نوجوانوں کو دعوت دے کر مسلمان بنانے کی کوشش کریں' تمام مسلمانوں سے اپیل ہے کہ وہ فتنہ قادیانیت کو ختم کرنے کے لئے ان کی سرگرمیوں کو گہری نگاہ سے دیکھیں۔ ڈش انٹینا' ملازمت اور مال کی لالچ' دعوت اور چائے پر تبلیغی پروگرام وغیرہ قادیانیت کا سب سے بڑا جال ہے' جس علاقے میں یہ کام ہو رہے ہیں خود روکنے کی کوشش کریں اگر لڑائی کا خطرہ ہو تو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو مطلع کریں' تمام مسلمانوں سے اپیل ہے کہ وہ روزانہ وقت مقرر کرکے عقیدۂ ختم نبوت کے متعلق کتابوں کا مطالعہ کریں۔ اپنے اپنے علاقوں میں مجلس تحفظ ختم نبوت کا دفتر قائم کریں۔ اپنی اپنی مساجد میں ختم نبوت کے موضوع پر تقاریر کرائیں۔ قادیانیوں کو گھر گھر جاکر دین حق اور عقیدۂ ختم نبوت کی تبلیغ کریں۔ ہر مسلمان یہ عہد کرے کہ وہ ایک قادیانی کو مسلمان بنائے گا اور اپنے علاقے میں ختم نبوت کا ایک دفتر قائم کرے گا۔ اگر مسلمانوں نے اس پر عمل شروع کردیا تو دنیا کی کوئی طاقت ان کو گمراہ نہیں کرسکتی۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت نصیب فرمائے۔

ختم نبوت کی تعریف

[illegible]

حکیم الامت حضرت مولانا قاری محمد طیب ؒ نے جامعہ مدنیہ لاہور میں خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا تھا۔ ختم نبوت کے معنی قطع نبوت کے نہیں کہ نبوت دنیا سے اٹھ گئی ہے۔ ختم نبوت کے معنی تکمیل نبوت کے ہیں کہ نبوت کے جتنے مراتب اور کمالات ہیں وہ آپ کی ذات پر لاکر جمع کردیئے گئے۔ اب کوئی درجہ نبوت کا باقی نہیں ہے کہ بعد میں کسی کو نبی بناکر لایا جائے۔ اور ان درجات کو ظاہر کیا جائے سارے کمالات نبوت کے علمی ہوں' اخلاقی ہوں' عملی ہوں' وہ سب آپ کی ذات بابرکات پر ختم کردیئے گئے۔ انتہا ہوگئی ان کی' تو آپ منتہا ہیں۔ سارے کمالات نبوت کے اخلاق کو دیکھو تو آپ صابر ہی نہیں بلکہ سید الصابرین ہیں۔ آپ شاکر ہی نہیں بلکہ سید الشاکرین ہیں' آپ فقط حیاء والے نہیں ہیں۔ بلکہ سارے حیاء والوں کے سردار ہیں۔ اور حیاء کے سارے مراتب کے آپ جامع ہیں۔ غیرت اور حمیت اور شجاعت اور سخاوت جتنے بھی اعلیٰ ترین اخلاق ہیں ان سب کا منتہا ہیں کہ تمام درجات اخلاق آپ پر لاکر ختم کردیئے گئے اس لئے آپ کو خاتم النبیینؐ کہا جاتا ہے۔

(تقریر ختم بخاری ص ۸)

قسط نمبرا

ہفت روزہ ختم نبوت
ایک مطالعاتی جائزہ

مولانا محمد اشرف کھوکھر

مئی ۱۹۸۲ء کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ترجمان ہفت روزہ "ختم نبوۃ" کا آغاز ہوا تھا یوں ۲۸ مئی ۱۹۹۷ء کو اسے پندرہ سال مکمل ہو چکے ہیں اور ۲۹ مئی ۱۹۹۷ء سے یہ اپنی عمر عزیز کے سولہویں سال میں قدم رکھ چکا ہے۔ ہفت روزہ "ختم نبوت" اپنے یوم تاسیس سے تاحال اپنے تبلیغی مقاصد کی تکمیل میں بر سرپیکار ہے۔ کسی بھی کاز' ادارہ' جماعت اور تنظیم کے لئے ترجمان کا ہونا بنیادی ضرورت کی چیز ہے۔ حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری' خطیب پاکستان حضرت مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی' مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھری' مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اختر اور شیخ الاسلام حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمتہ اللہ علیہم کے مبارک ادوار میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی کوشش و کاوش رہی کہ جماعت کا اپنا ترجمان ہو تاکہ مجلس کے پیغام کو ملک گیر اور پھر عالمگیر بنایا جاسکے۔ کچھ عرصہ کے لئے جناب جانباز مرزا مرحوم کے رسالہ ماہنامہ تبصرہ نے مجلس کی ترجمانی کی اور کچھ عرصہ ترجمان اسلام نے بعد ازاں حضرت مولانا تاج محمود صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے ہفت روزہ "لولاک" فیصل آباد کو مجلس کا ترجمان بنا کر مجلس کے لئے وقف کر دیا۔ اس کے بعد اب "لولاک" ہفت روزہ کے بجائے ماہنامہ کی صورت میں ملتان سے شائع ہو رہا ہے۔

ہفت روزہ "ختم نبوۃ" کے گزشتہ پندرہ سالوں میں چند ایک شمارے کراچی میں بجلی کے بحران 'کرفیو' ہڑتالوں کے باعث شارٹ ہوئے اور کسی بھی دینی جریدہ کی اشاعت میں اس طرح کا تسلسل ایک شاندار ریکارڈ ہے' بہرحال ہفت روزہ "ختم نبوۃ" کے یوم تاسیس سے تاحال پرچے میں کیا چھپا؟ زندگی نے وفا کی تو اپنے اکابرین کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے آئندہ شماروں میں انشاء اللہ وقتاً "فوقتاً" نذر قارئین کروں گا۔ سردست ہفت روزہ کی پندرھویں جلد کا مطالعاتی جائزہ پیش کیا جاتا ہے۔

ہفت روزہ ختم نبوۃ ۱۵ویں جلد کا مطالعاتی جائزہ ۔ ۔ ۔ ۔ اداریے

(مفتی محمد جمیل خان)

شمارہ نمبرا : کل جماعتی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان ..... فیصلے اور قراردادیں.....

۲ : اسلام اور مسلمانوں کے حقوق سے انکار کیوں؟ ڈاکٹر مبشر' عاصمہ جہانگیر اور حقوق انسانی کے نام نہاد دعویداروں سے ایک فکر انگیز سوال!

۳ : عالم اسلام کی بے حسی

۴ : دو انگریزی نقاسوں کی لڑائی میں دینی حلقوں کے لئے انتباہ!

۵ : عورتوں کی سزائے موت کا خاتمہ یا اسلامی قوانین میں تبدیلی؟' ○ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا شورائی اجلاس

۶ : قرآن پاک کی بے حرمتی کے واقعات' ○ مسجد کا انہدام..... بابری مسجد والا اقدام

۷ : مخلوط انتخاب ..... آئین سے انحراف یا پاکستان کا انہدام

۸ : قادیانیوں کو مسلمان باور کرانے کی کوشش

۹ : شاید کہ اتر جائے ترے دل میں میری بات'

○قاری عبدالحلیم چشتی انتقال فرماگئے

۱۰ : صدر صاحب!خطاب کی نہیں عمل کی ضرورت ہے'○ظالمانہ بجٹ

۱۱ : نور خدا ہے کفر کی حالت پہ خندہ زن' ○ مولانا مفتی محمد اکمل رحلت فرماگئے

۱۲ : مسجد سے متصل تبلیغ قادیانیت کا مرکز.... آخر کیوں؟ ○ سلیمہ نسرین کو توبہ کرلینی چاہئے ○ شیشانی مجاہدین' ○پنجاب میں دینی مدرسے سرکاری تحویل میں لینے کافیصلہ

۱۳ : نادان دوست یا عقل مند دشمن' ○ قادیانیوں کی حمایت سے شفیع محمدی ملازمت بچانا چاہتے ہیں

۱۴ : مسلم و غیر مسلم حکومتوں سے مسلمانان عالم کے مطالبات' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تحت منعقدہ عالمی ختم نبوت کانفرنس برمنگھم میں منظور ہونے والی قراردادیں۔

۱۵۔۱۶ : اشاعت خاص ۷ ستمبر تاریخ ساز دن' آئینی تقاضے' تاریخی جائزہ

۱۷ : مذہبی قتل و غارت کی نئی لہر.... قاتل گرفتار نہیں ہوں گے'○جنوبی سندھ میں قادیانیوں کی سرگرمیاں توہین رسالت اور قرآن کی بے حرمتی کے واقعات' ○وزیر اعظم صاحب! آپ کو نہیں ملک و قوم کو مولویوں کی ضرورت ہے

۱۸ : وقت کی پکار..... اسلام کا نفاذ' ○اسلام کی تضحیک اور اسلامی تعلیمات پر تشکیک و شبہات کے حملوں کو مسلمان کب تک برداشت کرتے رہیں گے' ○مسلمانوں کی ذمہ داری

۱۹ : کراچی' میلسی کے واقعات کے بعد .... اب سانحہ ملتان ارباب اقتدار کی مسلسل غفلت کا نتیجہ ہے' ○شادی لارج میں قادیانیوں کی سرگرمیاں حالات کو خراب کرنے کی سازش ہیں' ○اقلیتی ارکان کے بھارت کی خفیہ ایجنسی "را" سے رابطے

۲۰ : افغانستان میں شریعت کا نفاذ

۲۱ : قادیانیوں کے تعلیمی اداروں کی واپسی.... قابل مذمت اقدام.... اس فیصلے مزاحمت کی جائے' ○بنوں فقہی کانفرنس کے بعد مفتی محمود سیوزیم' قابل تقلید اقدام

۲۲ : مقام نبوت اور قادیانیت

۲۳ : کوئٹہ میں قادیانیوں کی شرانگیزی.... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے ناکام بنادی' ○ختم نبوت کانفرنس ایک سنگ میل' ○جانشین شیخ الاسلام مولانا محمد اسعد مدنی سے اظہار تشکر

۲۴ : صدر پاکستان سردار فاروق احمد خان لغاری کے نام کھلا خط' ○آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس کراچی

۲۵ : کلیدی آسامیوں سے قادیانیوں کی برطرفی کے مطالبہ کا جواز

۲۶ : توہین رسالت کے مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے' ○احمد بشیر پر توہین رسالت کا مقدمہ درج کیا جائے

۲۷ : نگراں حکومت کا ایک قبیح کارنامہ..... سندھ کابینہ میں دشمن ختم نبوت کا تقرر' ○ مجلس عمل کا جائز مطالبہ' نگراں حکومت نوشتہ دیوار پڑھ لے۔

۲۸ : نگراں حکومت کی نااہلی' ○استاذ العلماء مولانا فضل محمد بھی رخصت ہوگئے

۲۹ : قادیانی وزیر کا تقرر..... حالات کی ذمہ داری نگراں حکومت پر ہوگی' ○ حکیم العصر حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی زید مجدہم کے لئے دعائے صحت

۳۰ : ممتاز بھٹو فیصلہ .... سرخرو ہوجاؤ یا .... ' ○نگراں حکومت کی ایک اور حماقت..... قادیانی ججوں کی تقرری

۳۱ : وزیر اعلیٰ کی ہٹ دھرمی ...... قادیانی وزیر کی برطرفی کے لئے تاریخی ہڑتال' ○صدر پاکستان سے مرکزی مجلس عمل کی ملاقات

۳۲ : علماء کرام کی احتجاجی ریلی' ○نگراں وزیر اعلیٰ صوبہ سندھ ..... وزیر اعلیٰ ہاؤس یادداشت

۳۳ : اسلام دشمن عناصر کی طرف سے آٹھویں ترمیم کو ختم کرنے کی باتیں' ○قادیانی ججوں کی تقرری کے بارے میں چیف جسٹس کے ریمارکس' ○صدر صاحب...... خدارا اس دھبے کو مٹائیں

۳۴ : قادیانیوں کی طرف سے انتخابات کا بائیکاٹ' ○ماہ مبارک کا استعمال' ○ووٹ کا صحیح استعمال

۳۵ : نگراں حکومت کی ایک اور بڑی حماقت' ○نگراں وزیر اعلیٰ کا آبائی گاؤں میں تعاقب..... ممتاز بھٹو نام یا گالی؟

۳۶ : مذہبی رہنماؤں کا بہیمانہ قتل..... سازش کا نیا رخ' ○ایک اچھا فیصلہ' ○جان میجر کی خواہش

۳۷۔۳۸ : ماہ رمضان اور احتساب ..... کیا کھویا کیا پایا؟

۳۹ : نئے وزیر اعظم کی خدمت میں' ○اور اب قرآن کریم کی توہین

۴۰ : جناب نواز شریف صاحب! اسلامی حکمرانی کی مثال قائم کرنے کی ضرورت ہے؟

۴۱ : جناب نواز شریف کی پہلی تقریر قابل تعریف اور قابل مذمت اقدامات کا مجموعہ

۴۲ : شیخ عبدالفتاح ابوغدہ کی رحلت' ○ حکمرانوں کے لئے اللہ تعالیٰ کی پہلی تنبیہ....... زلزلے کی تباہی

۴۳ : جناب نواز شریف قادیانیوں کی سرگرمیوں پر نگاہ رکھیں' ○مولانا طاہر مکی پر قادیانیوں کا حملہ

۴۴ : قادیانیوں کی شرانگیزیاں اور نواز شریف کی حکومت' ○مولانا طاہر مکی پر حملہ اور انتظامیہ کی بے حسی

۴۵ : مولانا احمد میاں حمادی کے صاحبزادوں پر حملہ...... کسی بڑی سازش کا پیش خیمہ' ○امیر مرکزیہ کی علماء دیوبند کو یکجا کرنے کی کوشش

۴۶ : قادیانیوں کے سربراہ مرزا طاہر احمد قادیانی کے نئے جھوٹے دعاوی

۴۷ : حج اور عیدالاضحیٰ کے موقع پر مسلمانوں کی ذمہ داریاں ' آئین کی اسلامی دفعات کا تحفظ مذہبی فریضہ ' طالبان ۔ تعاون کی اشد ضرورت

۴۸ : ملعون یوسف علی..... حکومت کے لئے لمحہ فکریہ

۴۹ : قادیانیوں کی شرانگیزیاں اور مسلمانوں کی ذمہ داریاں

۵۰ : توہین رسالت کی سزا اور ملعون یوسف علی

۵۱ : منیٰ میں آتشزدگی...... مسلمانوں کو توجہ الی اللہ کی ضرورت

۵۲ : توہین رسالت کا بڑھتا ہوا رجحان اور حکومت کی ذمہ داریاں

حقانیت اسلام

شمارہ ۱ : اسلام تازہ دم ہے کاش! مسلمان بھی تازہ دم ہوتے
(شمس الحق ندوی)

۲ : اسلام اور مسلمانوں کے حقوق سے انکار کیوں؟
(حسین احمد نجیب)

۳ : اسلام اور اس کے دشمن
(مولانا عبداللطیف مسعود ڈسکہ)

۴ : البانیہ میں اسلامی بیداری
(مولانا عبداللطیف مسعود ڈسکہ)

۸ : اسلام اور مغرب
(مولانا ابوالحسن علی ندوی مدظلہ)

۱۱ : اسلام میں عورت کے حقوق
(مولانا قاری محمد طیب)

۱۸ : اسلام کا نفاذ ــ مسلمانوں کی ذمہ داری
(حسین احمد نجیب)

۲۴۔۲۵۔۲۶ : اسلام اور ازدواجی زندگی
(ذوالفقاری احمد نقشبندی)

: اسلام کا بنیادی رکن روزہ
(مولانا مفتی محمد شبیر ندوی (انڈیا))

۴۳ : اسلام ساری مشکلات کا واحد حل
(مولانا محمد اقبال رنگونی (مانچسٹر))

۴۹ : اسلام کی نشاۃ ثانیہ اور مرزائی تحریک
(مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ)

۳۱ : فطرت انسانی اور آسمانی نور ہدایت
(پروفیسر ڈاکٹر ولی محمد)

۱ : توحید خالص دین فطرت
(مولانا عبداللطیف مسعود ڈسکہ)

: موجودہ دہشت گردی اور اسلام
(پروفیسر ڈاکٹر عبدالرزاق)

سیرت رسول آخرین محمد عربی ﷺ

۲۱ : محمد..... خاتم الانبیاء (ﷺ)
(مولانا عاشق الٰہی بلند شہری)

۲۲ : جب گلشن ہستی میں بہار آئی
(مولانا محمد اشرف کھوکھر)

۲۳۔۲۴ : رسول اللہ ﷺ اور انسانی زندگی کی اقدار
(پروفیسر ڈاکٹر ولی محمد)

۲۵ : اصلاح انسانیت اور اسوہ نبوی
(پروفیسر ڈاکٹر ولی محمد)

۲۷ : معراج النبی ﷺ
(پروفیسر ڈاکٹر ولی محمد)

۲۸۔۲۹۔۳۰ : رحمۃ للعالمین ﷺ
(مولانا محمد شریف ہزاروی)

۱۷ : حضور ﷺ کی محبت
(مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ)

۴۰ : خاتم الانبیاء کے امتیوں کا ایک نرالا اعزاز
(مولانا تاج محمود)

رد قادیانیت

شمارہ ۱ : قادیانی غیر مسلم ہیں
(مولانا زاہد الراشدی)

۱ : امریکی پرچم ' حقوق اور قادیانیت
(محمد صدیق شاہ بخاری)

۱۔۲۔۳۔۴۔۵۔۶۔۷۔۸۔۹ : مرزا غلام احمد کی کہانی تاریخی حقائق کی زبانی
(مولانا ابوالقاسم رفیق دلاوری)

۳۔۴۔۵۔۶۔۷۔۸ : قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ
(الیاس برنی)

۴۔۵۔۶۔۷ : قادیانی اسلام اور مسلمانوں کے دشمن
(الیاس برنی)

۶۔۷ : ربوہ سے تل ابیب تک
(مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ)

۷۔۸ : معرکہ لاہور و قادیان
(مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ)

۹ : مرزا غلام احمد قادیانی اور دعویٰ وحی
(مولانا منظور احمد الحسینی)

۱۰۔۱۱ : قادیانی مذہب
(ڈاکٹر محمد اشرف قیصرانی)

۱۰۔۱۱ : دس مدعیان نبوت
(حسین احمد نجیب)

۱۲ : مرزا قادیانی کا معافی نامہ
(محمد طاہر رزاق)

۱۵۔۱۶ : مرزا طاہر کی مباہلے میں ناکامی
(مولانا منظور احمد الحسینی)

۱۵۔۱۶ : مرزائی لاہوری (گروپ) غیر مسلم اقلیت
(عبدالحفیظ پیرزادہ)

۱۵۔۱۶ : امتناع قادیانیت آرڈیننس
(حسین احمد نجیب)

۱۵-۱۹ : قادیانی اپنے مذہب کے الگ شعائر ایجاد کریں
(جسٹس عبدالقیوم خان صاحب)
(عدالت عظمیٰ پاکستان)
۱۵-۱۹ : مرزا قادیانی کے کشف و الہامات کی حقیقت
(حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ)
۷ : قادیانیت انگریزی سامراج کا پیدا کردہ سیاسی فتنہ
(مولانا نذیر احمد تونسوی)
۱۸-۲۲-۲۳-۲۴ : مرزا غلام احمد قادیانی کا مقدمہ
(حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ)
۲۵ : قادیانی کافر کیوں؟
(محمد طاہر مرزا قادری)
۲۰ : فتنہ قادیانیت اور پیام اقبالؒ
(مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ)
۲۱ : قادیانیوں سے تین سوال
(مولانا منظور احمد الحسینی (لندن))
۲۶ : مرزا قادیانی کے دعوی نبوت کی حقیقت
(امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ)
۲۶ : اسلام اور فتنہ مرزائیت
(مولانا احمد علی لاہوریؒ)
۲۶ : فتنہ قادیانیت اپنی تحریروں کے آئینے میں
(مولانا محمد اشرف کھوکھر)
۲۶-۲۷-۲۸ : معرکہ حق و باطل
(مولانا عبداللطیف مسعود ڈسکہ)
۲۷ : قادیانیوں سے ایک علمی مباحثہ اور نصرت خداوندی
(مولانا مفتی محمد خبیر ندوی مظاہر العلوم انڈیا)
۲۷ : اللہ رب العزت کی شان اقدس میں مرزا قادیانی کی ہرزہ سرائی
(مولانا محمد اشرف کھوکھر)
۲۸ : رسول آخرین محمد عربیؐ کے بارے میں
مرزا قادیانی کی ہرزہ سرائی
(مولانا محمد اشرف کھوکھر)
۲۹ : احمدیت یا مرزائیت
(محمد خالد کشمیری)
۲۹ : امیر شریعتؒ کی ایک یادگار تقریر
(مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی)
۲۹ : مرزا قادیانی اور تحریف قرآن
(مولانا محمد اشرف کھوکھر)
۳۰ : قادیان کا ڈرپوک نبی
(مولانا منظور احمد الحسینی (لندن))
۳۰ : عظمت صحابہؓ کے خلاف مرزا قادیانی کے ہفوات
(مولانا محمد اشرف کھوکھر)
۳۱ : مرزا اور حرمین شریفین کی توہین
(مولانا محمد اشرف کھوکھر)
۳۲ : جہاد کو حرام قرار دینے کی مرزائی سازش
(مولانا محمد اشرف کھوکھر)
۳۲ : ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کون تھا؟
(ابو علو راشد مدنی)
۳۲-۳۳ : ایک منہ دو باتیں
(محمد طاہر رزاق)
۳۴ : قادیانی نبوت...... فرنگی اقتدار کی سیاسی شطرنج
(مولانا نذیر احمد تونسوی)
۳۴ : مرزائیوں کے دو گروہوں میں اختلاف پر ایک نظر
(مولانا محمد اشرف کھوکھر)
۳۵ : مرزا غلام اور فرض عبادات
(عبدالحق تمنا)
۳۵ : مرزا اور مرزائی ذریت کے اختلاف پر ایک نظر
(مولانا محمد اشرف کھوکھر)
۳۵ : ڈاکٹر عبدالسلام کو نوبل انعام کیوں ملا؟
(محمد ازہر)
۳۶ : مسئلہ قادیانی وزیر کا
(ضیاء الاسلام زبیری)
۳۶ : قادیانی وزیر اور سپریم کورٹ آف پاکستان
(مولانا ابو عمار زاہد الراشدی)
۳۷-۳۸ : ڈاکٹر عبدالسلام ایک سراب
(سرفراز جرائیلی لاہور)
۳۸ : میدان مباحثہ
(مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ)
۴۰ تا ۴۴ : ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی اور نوبل انعام
(مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ)
۴۰ : فتنہ قادیانیت اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی خدمات
(محمد اقبال رنگونی مانچسٹر)
۴۱ تا ۴۳ : قادیانیت اسلام کے خلاف ایک ناقابل فراموش بغاوت
(خالد محمود سابق یو ایل لندن)
۴۱ : قادیانی یا احمدی
(جسٹس ریٹائرڈ محمد رفیق تارڑ)
۴۲ : ایک دلچسپ اور فیصلہ کن مناظرہ
(مولانا عبداللطیف مسعود ڈسکہ)
۴۴-۴۵ : قادیانیت اسلام کے خلاف منظم بین الاقوامی سازش
(مولانا سعید احمد عنایت اللہ (مکہ مکرمہ))
۴۵ : ایک فیصلہ کن مناظرہ اور قادیانیت کا فرار
(مولانا محمد اشرف کھوکھر)
۴۵ : قادیانیوں سے چند سوالات
(مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ)
۴۵ : نوحہ (قادیانوں سے دوستی کا عبرتناک انجام)
(محمد طاہر رزاق لاہور)
۴۵ تا ۴۸ : تناقضات مرزا
(مولانا عبداللطیف مسعود ڈسکہ)
۴۶ : جہنم سے فرار

(محمد طاہر رزاق لاہور)
۳۹ : مسلمان اور قادیانی دو الگ الگ امتیں
(مولانا سعید احمد عنایت اللہ مکہ مکرمہ)
۱۸ : ☆ محمد علی درانی ' آستین کا سانپ (قائدین ختم نبوت کے بیانات)
۱۸ : ☆ مولانا ابو طلحہ راشد مدنی حمادی کا حیدر آباد' ٹوکوٹ' نفیس نگر' جھڈو اور میرپور خاص کا دورہ
۱۸ : ☆ مولانا عزیز الرحمن جالندھری اور مولانا احمد میاں حمادی کا دورہ کوئٹہ
۱۹ : ☆ مولانا عزیز الرحمن جالندھری کی کوئٹہ میں مصروفیات
۱۹ : ☆ نبی کریم کی ذات اقدس ہی مدار نجات ہے (مولانا محمد علی صدیقی)
۱۹ : ☆ قادیانی گھرانے کا قبول اسلام
۲۰ : ☆ اسلام کے بنیادی عقائد سے فروعی مسائل تک قادیانیت کا راستہ جدا ہے' قادیانی مذہب کے پیروکار عقل و خرد کے دشمن ہیں (مولانا محمد یوسف لدھیانوی)
۲۰ : ☆ ہر سطح پر قادیانیت کا بائیکاٹ اسلامی غیرت کا تقاضا ہے' (مولانا حمادی)
۲۰ : ☆ انگریز کے سایہ اقتدار میں قادیانیت نے پرورش پائی (مولانا قاسمی)
۲۰ : ☆ پوری دنیا میں قادیانیت کا تعاقب جاری رہے گا (مولانا مفتی محمد جمیل خان)
۲۰ : ☆ حساس اور کلیدی عہدوں پر قادیانیت کی موجودگی ملکی خطرے کا باعث بنتی جارہی ہے (مولانا نذیر احمد تونسوی)
۲۰ : ☆ احتجاجی جلوس (بدین کی رپورٹ)
☆۲۰ : سانگھڑ میں خطبہ جمع کو روکنے اور قادیانیوں کی فائرنگ کے واقعہ کی مذمت (رپورٹ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی)
۲۰ : ☆ بلوچستان میں یوم ختم نبوت جوش و خروش سے منایا گیا

۲۱ : ☆ پندرھویں ختم نبوت کانفرنس صدیق آبادہ (ربوہ)
۲۱ : ☆ مبلغین ختم نبوت مولانا غلام مصطفیٰ اور مولانا امام الدین قریشی کا ضلع سرگودھا اور خوشاب کا تبلیغی دورہ (رپورٹ محمد مظہر الحق)
ہفت روزہ "ختم نبوت" کا سولہواں سال
۴۶ : رواداری یا بے حمیتی کا زہر؟
(مولانا محمد اشرف کھوکھر)
۴۷ : قادیانی سربراہ مرزا طاہر کا علمائے اسلام پر تازہ حملہ
(علامہ ڈاکٹر خالد محمود صاحب)
۴۷ : پانچ ہزار
(محمد طاہر رزاق)
۴۵ : منکرین ختم نبوت کے لئے اصل شرعی فیصلہ
(مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ)
۴۸ : ایک قادیانی کے جواب میں
(مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ)
۴۸ : ایک اور جھوٹا مدعی نبوت
(مولانا محمد اشرف کھوکھر)
۴۸ : چور پکڑا گیا
(محمد طاہر رزاق)
۴۹ : جھوٹ کے متعلق قادیانیوں کا علم بغاوت
(مولانا عبداللطیف مسعود)
۴۹ : قاضی احمد شجاع آبادی کی ایک یادگار تقریر
(مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی)
۴۹ : مرزا طاہر کے جواب میں
(مولانا منظور احمد الحسینی (لندن))
۴۸ : ملعون یوسف علی..... حکومت کے لئے لمحہ فکریہ
(مولانا نذیر احمد تونسوی)
۵۰ : توہین رسالت کی سزا اور ملعون یوسف علی
(مولانا نذیر احمد تونسوی)
۴۰ : میانوالی قادیانیت کی زد میں

(ذوالنورین محمد فریدی)

سیرت صحابہؓ

شمارہ ا : امیرالمومنین عمر بن الخطاب اپنوں اور بیگانوں کی نظر میں
(مولانا شمس الحق مشتاق)
شمارہ ۹ : شہیدان ناموس رسالت اور عشق رسولؐ کے تقاضے
(مولانا محمد اشرف کھوکھر)
۳۱ تا ۳۳ : سیرت صحابہؓ کا قرآنی معیار
(پروفیسر ڈاکٹر ولی محمد)
۴۱ تا ۴۴ : مرتدین کے خلاف صدیق اکبرؓ کا اقدام
(پروفیسر ڈاکٹر ولی محمد)

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی کی مقبول عام کتاب
"آپ کے مسائل اور ان کا حل" کی
جلد ہفتم شائع ہو چکی ہے

حصہ اول:	30-00 روپے
حصہ دوم:	30-00 روپے
حصہ سوم:	30-00 روپے
حصہ چہارم:	110-00 روپے
حصہ پنجم:	150-00 روپے
حصہ ششم:	150-00 روپے
حصہ ہفتم:	150-00 روپے

اپنے قریبی بک اسٹال سے رجوع کریں یا منی آرڈر بھیج کر ہم سے براہ راست طلب فرمائیں۔ وی پی کیلئے معذرت خواہ۔

مکتبہ لدھیانوی جامع مسجد باب الرحمت پرانی نمائش
ایم اے جناح روڈ۔
کراچی: 7780337

پیغام

مسز شمیم عارفہ

یہ ایک غیور خاتون مسز شمیم عارفہ کی ایک تقریر ہے جو انہوں نے بیلجیم کے دارالحکومت برسلز میں مستورات کی عید ملن پارٹی میں کی۔ افادہ عام کے لئے ہدیہ قارئین ہے۔ (ادارہ)

میری عزیز بہنوں!

السلام علیکم

ہمیں خوشی ہے کہ ہماری کچھ بہنوں کی مثبت کوششوں کی برکت سے آج ہم یہاں عید ملن پارٹی میں شمولیت حاصل کر رہے ہیں۔

سب سے پہلے تو میں تمام بہنوں کو اور خصوصاً انتظام کرنے والی بہنوں کو سابقہ عید مبارک کہتی ہوں۔

دوسرے میں اسٹیج پر اس لئے حاضر ہوئی ہوں کہ آپ کو یہ بتا سکوں کہ اس عید ملن پارٹی سے اور آئندہ آنے والی ایسی تمام مذہبی پارٹیوں سے ہمیں اپنی آئندہ نسلوں کو کس قسم کا سبق دینا مقصود ہے۔ پارٹی کا مقصد صرف کھانا پینا یا نئے کپڑے پہن کر اکٹھے ہو کر گپ شپ لگانا نہیں ہے اور ان پارٹیوں کو محدود نہیں کرنا چاہئے۔

چونکہ یہ پارٹی محض مذہب کے نام پر منائی جا رہی ہے اس لئے اس میں مذہب کا ذکر بہرحال موجود ہونا ہی اس کی شان ہے اور یہ بات بھی اظہر من الشمس ہے کہ ہمارا تشخص بھی اسی وقت قائم رہ سکتا ہے جب تک ہم اپنی بنیاد پر قائم رہیں۔ اگر یہ بیرونی طاقتیں جو آج سازشیں کر کے ہمارے ملک کو ٹکڑے ٹکڑے کرنا چاہ رہی ہیں خدانخواستہ کامیاب ہو جائیں تو آپ خود ہی سوچیں کہ آپ کی پہچان کیا ہوگی۔ اور اسی طرح دشمن ہماری روحوں سے حب رسولؐ نکال کر ہمیں بے جان لاشیں بنانا چاہتا ہے اور یہ چاہتا ہے کہ ہمارے نبی اقدسؐ کو جو کوئی جو کچھ مرضی کہہ ڈالے مسلمان کو کوئی رد عمل نہیں کرنا چاہئے اور اسی سلسلے میں امریکہ ہمارے حکمرانوں کو ہدایت دے رہا ہے کہ اپنے قانون میں ترمیم کریں کہ اگر کوئی آپ کے پیغمبرؐ کو کچھ کہہ دے تو آپ اس کو اتنی سخت سزا نہ دیں یہ خبر ۵ مارچ ۱۹۹۵ء کے اخبار میں ہے۔ اور جو اس سے زیادہ افسوسناک بات ہے وہ یہ ہے کہ بے نظیر بھٹو نے اپنے دور حکومت میں کہا تھا کہ "میں پہلے ہی اس قانون میں ترمیم کرنے کا ارادہ کر چکی ہوں۔"

تو میری بہنوں! کوئی بھی حکومت، کوئی بھی پارٹی، کوئی بھی شخص اگر یہ کہے تو کیا آپ لوگ یہ گوارہ کر لیں گی کہ قانون میں اتنی لچک پیدا کر دی جائے کہ جو مرضی ہمارے پیغمبر آخری الزماںؐ کی توہین کر دے تو ہم قانوناً اسے کچھ بھی سزا نہ دے سکیں۔ یہ تو مسلمانوں کے ہاتھ پاؤں باندھ دینے والی بات ہے اور مسلمانوں سے روح کھینچ لینے والی بات ہے۔ اور یہ سراسر بیرونی سازشیں ہیں۔ ہم یہ قطعی برداشت نہیں کر سکتے، ہمیں احتجاج کرنا چاہئے کیونکہ اس طرح تو جو بھی اٹھے گا ہمارے پاک پیغمبرؐ کی توہین کر کے ہماری روحوں کو زخمی کرتا رہے گا اور ہم بے حمیتی سے سننے پر مجبور ہوں گے۔ آپ خود ہی بتائیں کہ کل روز قیامت کو خدا اور اس کے رسولؐ کو کیا جواب دیں گے۔

اگر آپ کے ماں باپ کو کوئی گالی دے تو آپ یقیناً اسے معاف نہیں کر سکیں گی تو کیا آپ انؐ کی توہین برداشت کرنے کا حوصلہ رکھتی ہیں جنؐ کے اوپر ہم اور ہمارے ماں باپ قربان ہوں تو عین سعادت ہے۔

نبی پاکؐ نے ایک بار حضرت عمرؓ سے دریافت فرمایا کہ تمہیں مجھ سے کتنی محبت ہے، حضرت عمرؓ نے عرض کیا کہ ہر چیز سے زیادہ۔ آپؐ نے فرمایا کہ اپنی جان سے بھی زیادہ تو عرض کیا کہ جان سے زیادہ نہیں۔ تو آپؐ نے فرمایا کہ آپ کا ایمان مکمل نہیں ہوا۔ تو حضرت عمرؓ نے تھوڑی دیر توقف کرنے کے بعد عرض کیا یا رسول اللہؐ! اب آپؐ مجھے میری جان سے بھی زیادہ عزیز ہیں۔ تو آپؐ نے فرمایا کہ اب تمہارا ایمان مکمل ہوا ہے۔ تو بہنوں! عرض یہ ہے کہ ہمارا تو ایمان ہی اتنی دیر تک مکمل نہیں ہو سکتا جب تک ہمیں اپنی جان و مال سے زیادہ اپنی اولاد اور ماں باپ سے زیادہ نبی پاکؐ سے محبت نہ ہو تو ہم توہین رسالتؐ برداشت کریں اور کچھ بھی نہ کر سکیں اس کا تو صاف مقصد یہ ہے کہ ہم صرف لاش بن گئے ہیں اور ہماری روح ختم ہو گئی ہے۔

آج ہم جو عید ملن پارٹی منا رہے ہیں یہ اسی محبوب الٰہیؐ نے ہم پر احسان کیا ہے، اسی ہستی کے ذریعے یہ مبارک مہینہ (رمضان) ہم پر اتارا گیا ہے۔ اسی کی رحمت کی برکت سے ہمیں اس مہینے سے تعارف کروایا گیا تاکہ اس کی امت کی نجات کا ذریعہ بن سکے۔ تو میری بہنوں میں آپ سے ایک بات اور پوچھنا چاہتی ہوں کہ:

اگر کوئی خدا پر ایمان لائے، تمام سابقہ نبیوں اور سابقہ کتابوں پر ایمان لائے اور اپنے آخری نبیؐ پر ایمان لائے تو اسے آپ کیا نام دیں گی؟ اسے مسلمان

ہی کہیں گی ہاں! تو گویا الحمدللہ! ہم مسلمان ہی ہوئے ناں! کہیں کسی بہن کو اس سے انکار تو نہیں؟ تو اگر یہ سب کچھ کرنے کے باوجود اگر کوئی آپ کو یہ کہے کہ آپ مسلمان نہیں ہیں بلکہ دائرۂ اسلام سے خارج ہیں اور نہ صرف یہ بلکہ آپ سوروں اور کتیوں کی اولاد ہیں تو ایسا کہنے والا آپ کے نزدیک کیسا انسان ہے؟ آپ کے جذبات اس کے متعلق کیا ہوں گے؟ تو میری بہنو! مرزا قادیانی غلام احمد نے ہم سب مسلمانوں کو سور کی اولاد کہا ہے اور ہماری ماؤں کو کتیا کہا ہے اور ولد الحرام یعنی حرامزادے کہا ہے کیا یہ کسی شریف آدمی کی زبان ہو سکتی ہے تو جب یہ کسی عام شریف آدمی کی زبان بھی نہیں ہو سکتی تو کیا یہ کسی پیغمبر یا نبی کی زبان ہو سکتی ہے؟ اور اگر ایسا کہنے والا اپنے آپ کو نبی کہے تو کیا آپ اسے سچ مان لیں گی۔ تو اگر وہ اپنے دعوے میں سچا نہیں ہے تو اس کے ماننے والے کیا دائرۂ اسلام سے خارج نہ ہوگئے اور اگر دائرۂ اسلام سے خارج ہوگئے تو خواہ وہ نمازیں پڑھیں یا روزے رکھیں یا سخاوت کریں کیا یہ سب قابل قبول ہوگا؟ نبی پاکؐ کے معاملے میں تو اللہ پاک نے یہاں تک فرمادیا ہے کہ:

"اے مومنو! نبی کی آواز سے اپنی آواز اونچی نہ کرو ایسا نہ ہو کہ آپ کے سارے اعمال ضائع ہو جائیں اور آپ کو خبر ہی نہ ہو۔"

آپ ہی بتائیں میری بہنو کہ جو نبی پاکؐ کا تاج و ختم نبوت پر ڈاکہ ڈال کر اپنے گندے سر پر سجا کر یہ دعویٰ کرے کہ اب میں ہی محمد ہوں کہ اس کے اعمال اور اس کے ماننے والوں کے اعمال کے بارے میں آپ امید کر سکتی ہیں کہ اللہ پاک قبول کر سکتے ہیں جبکہ ان کے حبیبؐ کی نبوت پر ڈاکہ ڈالنے کی کوشش کی گئی ہو؟

یہ تو دین کی بات ہے میں آپ کو دنیا کے معاملے میں ایک مثال دیتی ہوں کہ ایک مارک ہے جو رجسٹرڈ ہے اس کے حقوق محفوظ ہیں۔ کوئی دوسری کمپنی نمبر ۲ مال بنا کر اس کا مارک لگا کر مارکیٹ میں مال بیچنے کی کوشش کرتی ہے، جب وہ پکڑی جاتی ہے تو کیا اسے سزا نہیں ملتی؟ جرمانہ نہیں ہوتا؟ تو میری بہنو! یہ مرزائی ہمارے اسلام کے مقابلہ میں نمبر ۲ اسلام پر ہمارے نبی پاکؐ کی ختم نبوت کی مہر لگا کر مغربی مارکیٹوں میں جہاں لوگوں کو اسلام کے بارے میں اتنا علم نہیں ہوتا ان کو دھوکہ دیتے ہیں کہ یہ وہی اسلام ہے صرف مولویوں نے ہمیں بدنام کر رکھا ہے۔ تو میری بہنو اس سلسلے میں میں آپ کے سامنے ان کی ایک کوشش پر سے پردہ اٹھاتی ہوں کہ شیخ عمر کانتے جو کہ جمہوریہ "مالی" جو مغربی افریقہ میں ہے، اس کا مذہبی راہنما ہے تو اس کا بیان ہے، وہ کہتا ہے:

"ہمیں یہی باور کروایا گیا کہ دین محمدیؐ اور دین احمدی (قادیانیت) ایک ہی ہے۔ قادیانی تنظیم کے لوگوں نے یہاں آکر ہم کو دھوکہ دیا تھا کہ ہم مسلمان ہیں اور احمدی نام تعارف کے لئے ہے۔ ہم سڑکیں بنائیں گے، گھر بنائیں گے، تمام سہولتیں دیں گے، اس وجہ سے لوگوں نے قبول کیا کہ ایمان بھی محفوظ اور سہولتیں بھی مل رہی ہیں۔ اب ہمیں واضح ہوا ہے کہ عقیدہ ختم نبوت اسلام کا بنیادی اور اہم عقیدہ ہے اور مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا، اپنے آپ کو رسالت کے منصب پر فائز کیا۔ ان کے پیروکار ان کو نبی اور پیغمبر کی حیثیت سے جانتے اور نبی تسلیم کرتے ہیں۔

قادیانیت کا دین اسلام سے کوئی تعلق نہیں اور دین احمدی ایک کھلا دھوکہ ہے۔

میں نے قادیانیت سے توبہ کی اور میری غلط فہمی دور ہوگئی میں اپنے چالیس ہزار پیروکاروں کے ہمراہ قادیانیت سے تائب ہوتا ہوں، اب اس علاقے میں قادیانیت کی تبلیغ کی اجازت نہیں ہوگی۔ کسی قادیانی کو یہ جرأت نہیں ہوگی کہ وہ لوگوں کو گمراہ کرسکے وہ چار افراد جو اپنے آپ کو مرزا طاہر قادیانی کا نمائندہ کہتے تھے ان کی گرفتاری کے احکامات جاری کردیئے گئے ہیں۔" اس طرح عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی کوششوں سے وہ چالیس ہزار افراد جو لاعلمی کی بنا پر قادیانیت کی گمراہی میں چلے گئے تھے الحمدللہ دوبارہ دائرۂ اسلام میں داخل ہوگئے ہیں اور انہوں نے دین اسلام کے واضح ہونے کے بعد تمام مفادات کو قربان کرکے دین اسلام کو ترجیح دی۔"

تو میری بہنو! میں یہی عرض کروں گی کہ اگر اس محفل میں کوئی قادیانی خاتون موجود ہے تو اس سے بھی ہماری ہمدردانہ گزارش ہے کہ وہ آنکھیں بند کرکے اپنے عقیدے پر قائم رہنے کی بجائے اپنی آخرت پر رحم کرتے ہوئے مذہب اسلام کا دوبارہ مطالعہ کرے اور اس پوائنٹ کو سمجھنے کی کوشش کرے کہ نبی اقدسؐ کے بعد احادیث کے مطابق کوئی نبی نہیں آئے گا اور اگر کوئی آنا ہوتا تو اس کا ذکر قرآن پاک میں موجود ہوتا جیسا کہ توریت میں حضرت عیسیٰؑ کا ذکر تھا اور انجیل میں حضرت محمدؐ کا تو اگر قرآن میں ذکر ہوتا کہ حضرت محمدؐ کے بعد کوئی اور نبی آئے گا تو ہم بھی مرزا صاحب کو سچ مان لیتے مگر افسوس کہ مرزا صاحب کو خدا نے نہیں انگریزوں نے نبی بنایا تھا صرف اس لئے کہ مسلمانوں میں تفرقہ ڈالا جائے۔ ان میں سے حب رسولؐ اور جہاد کا جذبہ نکالا جائے تاکہ انگریز آرام سے حکومت کرسکے اور یہی کچھ وہ آج تک کر رہے ہیں۔

تو میری بہنو! میں آخر میں ان چند شعروں پر اپنی تقریر کا اختتام کرتی ہوں، سمجھنے والوں کو انشاء اللہ سمجھ آجائے گی کہ:

نماز اچھی، حج اچھا، روزہ اچھا، زکوٰۃ اچھی
مگر میں باوجود اس کے مسلمان ہو نہیں سکتا
نہ جب تک کٹ مروں میں خواجہ بطحاؐ کی حرمت پر
خدا شاہد ہے کامل میرا ایمان ہو نہیں سکتا

خدا ہم سب کو اپنے حبیبؐ اور ہمارے آخری نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حرمت پر ہر قسم کی قربانی پیش کرنے کا حوصلہ عطا فرمائے۔

آمین۔

ختم نبوت اور حیات عیسیٰ علیہ السلام

قادیانی مغالطہ انگیزیوں کا جواب

مرزا صاحب کی کتابیں اس بات پر گواہ ہیں کہ مرزا صاحب نے کبھی تو اپنے نبی ہونے کا دعویٰ کیا اور کبھی اس دعویٰ سے دستبردار ہوئے۔ مثلاً "ایک غلطی کا ازالہ ص ۳ پر لکھتے ہیں کہ محمد رسول اللّٰہ والذین معہ الخ اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا ہے اور رسول بھی

مگر اپنی دوسری کتاب آسمانی فیصلہ کے ص ۳ پر لکھتے ہیں "میں نبوت کا مدعی نہیں بلکہ ایسے مدعی کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں"

قادیانی حضرات ان دو متضاد بیانوں میں مطابقت پیدا کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ جس جس جگہ مرزا صاحب نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ وہاں ان کی مراد غیر مستقل' ظلی اور بروزی نبوت ہے اور جس جگہ نبوت سے دستبردار ہوئے ہیں۔ وہاں نبوت مستقلہ اور تشریعی نبوت کی نفی مراد ہے۔

لیکن ظاہر ہے کہ محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ایک مستقل اور صاحب شریعت نبی ہیں اور جو شخص اس آیت سے اپنی نبوت ثابت کرنا چاہے گا۔ وہ نبوت مستقلہ ہی کو ثابت کرے گا' نہ کہ غیر مستقلہ کو۔

خیر ہماری یہ گزارشات تو خدا جانے ان حضرات کو پسند آئیں یا نہ آئیں۔ مصیبت یہ آن پڑی کہ مرزا صاحب کے ان دو طرفہ دعاوی کی وجہ سے خود قادیانی بوکھلا اٹھے' اور ان میں دو گروپ بن گئے۔ لاہوری گروپ اور قادیانی گروپ

لاہوری گروپ کے سربراہ محمد علی لاہوری ہیں ان کا کہنا ہے کہ مرزا صاحب نے نبوت کا دعویٰ نہیں کیا۔ مرزا صاحب صرف ایک مجدد تھے

جبکہ قادیانی (یا ربوہ) گروپ کا کہنا ہے کہ مرزا صاحب نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ اور وہ نبی تھے۔ مگر نبی سے مراد ظلی اور بروزی نبی ہے جو محمدؐ کی پیروی میں نبی بنا ہو۔ یہ دونوں فریق قرآن'

مولانا غلام رسول فیروزی

حدیث اور مرزا صاحب کے اقوال کی روشنی میں ایک دوسرے کے خلاف دلائل بھی دیتے ہیں۔

اب یہ سارا نقشہ آپ کے سامنے ہے۔ مرزا صاحب کو جب ان کی اپنی امت ہی شناخت نہ کر سکی۔ تو ان حضرات کا دوسروں کی شکایت کرنا سراسر بے جا ہے۔ پھر ایسے شخص کو نبی ماننے کی دعوت دینا۔ جس کی نبوت کے ثبوت میں اس کی امت ہی اضطراب بلکہ شقاق بین میں مبتلا ہو۔ غضب بالائے غضب ہے۔

قادیانی حضرات مسلمانوں کے ہاں سنی شیعہ دیوبندی' بریلوی' وہابی اختلاف کی وجہ سے اسلام کو بوسیدہ اور ناقابل عمل قرار دیتے ہیں۔ جبکہ ان کے گھر کی حالت ایسی ہے جس کے مقابلے میں مسلمانوں کے اندرونی اختلافات کوئی مقام ہی نہیں رکھتے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے

ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللّٰہ خاتم النبیین (احزاب ۴۰)

ترجمہ محمد تمہارے مردوں میں سے کسی ایک کے بھی باپ نہیں' بلکہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔

اس آیت میں خاتم النبیین کا جملہ ہمارے اور قادیانی حضرات کے درمیان محل نزاع ہے۔ اب مسئلے کا حل یوں ہے کہ جس ذات اقدس پر یہ قرآن نازل ہوا تھا۔ اسی ذات اقدس سے اس کے معانی پوچھ لئے جائیں کیونکہ قرآن سکھانا آپؐ کا فرض منصبی تھا۔

ارشاد خداوندی ہے۔

یعلمھم الکتاب والحکمۃ (البقرہ ۲۹)

ترجمہ نبی انہیں کتاب اور حکمت سکھاتا ہے نیز جھگڑے اور تنازعہ کی صورت میں خاص طور پر نبی کریم ابی داعیؐ کی طرف رجوع کرنے کا حکم بھی اللہ تعالیٰ نے دیا ہے۔

ان تنازعتم فی شئی فردوہ الی اللّٰہ والرسول (النساء ۵۹)

ترجمہ جب کسی بات پر تمہارا تنازعہ ہو جائے تو اس کا فیصلہ اللہ اور اس کے رسول سے کراؤ۔

قرآن کے ایک ایک لفظ کے کئی کئی معانی ہو سکتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے مقصود اور مراد معانی تک پہنچنے کے لئے حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کوئی چارہ نہیں۔

مثال کے طور پر لفظ صلوۃ کے معنی لغت کے لحاظ سے رحمت ہیں۔ لیکن قرآن میں لفظ صلوۃ سے مراد نماز ہے۔ جو سبحانک اللھم سے لے کر یوم یقوم الحساب تک ایک خاص طریقے سے پڑھی جاتی ہے صلوۃ کے معنی اگر حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بغیر محض اپنی عقل

سے معلوم کریں تو بات نہیں بنے گی۔

سیدنا علی کرم اللہ وجہہ نے جب سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کو خارجیوں سے مناظرہ کرنے کے لئے بھیجا تو آپ نے انہیں ایک نصیحت فرمائی۔ آپ نے فرمایا:

لا تخاصمهم بالقرآن فان القرآن حمال ذو وجوه فيقولون وتقول ولكن خاصمهم بالسنة فانهم لن يجدوا منها محيصا" (نہج البلاغہ)

آپ ان سے مناظرہ کرتے وقت قرآن پیش نہ کرنا کیونکہ قرآن کے ایک ایک لفظ کے کئی کئی معانی ہیں۔ وہ اپنی بات کہتے رہیں گے اور آپ اپنی بات کہتے رہیں گے۔ آپ ایسا کرنا کہ ان کے ساتھ حدیث کے ذریعے مناظرہ کرنا پھر انہیں بھاگنے کا کوئی راستہ نہ مل سکے گا۔

آیت خاتم النبیین کے معنی معلوم کرنے کے لئے جب ہم حدیث رسولؐ کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ تو وہاں سے جو جواب ملتا ہے اسے میں بعینہ نقل کئے دیتا ہوں۔

پہلی حدیث:

كانت بنو اسرائيل تسوسهم الانبياء كلما هلك نبي خلفه نبي وانه لا نبي بعدي وسيكون خلفاء فيكثرون قالوا فما تامرنا يا رسول الله قال فوا ببيعة الاول فالاول اعطوهم حقهم فان الله سائلهم عما استرعاهم (بخاری و مسلم)

بنی اسرائیل میں انبیاء سیاست کیا کرتے تھے جب ایک نبی کی وفات ہوتی تو اس کی جگہ دوسرا نبی آجاتا تھا۔ مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ اور اب خلفاء ہوں گے اور کثرت سے ہوں گے کہا گیا کہ یا رسول اللہ ان حالات میں ہمارے لئے کیا حکم ہے؟ تو فرمایا کہ پہلے کی بیعت کو نبھاؤ پہلے بیعت کو نبھاؤ تم ان کا حق ادا کرتے رہو۔ اللہ تعالیٰ خود ان سے ان کی رعایا کے بارے میں پوچھ گچھ کرے گا۔

دوسری حدیث:

ان مثلي ومثل الانبياء من قبلي كمثل رجل بنى بيتا فاحسنه واجمله الا موضع لبنة من زاوية فجعل الناس يطوفون به ويعجبون له ويقولون هذه اللبنة فانا اللبنة وانا خاتم النبيين (بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، مسند احمد)

بے شک میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے ایک آدمی نے خوبصورت محل بنایا، مگر ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی لوگ اس محل کا چکر لگاتے ہیں۔ اور حیران ہوتے ہیں کہ یہ ایک اینٹ کیوں نہیں لگائی گئی پس میں ہی وہ اینٹ ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں۔

تیسری حدیث:

ان الرسالة والنبوة قد انقطعت فلا رسول بعدي ولا نبي (ترمذی شریف)

بے شک رسالت اور نبوت منقطع ہو گئی۔ پس میرے بعد نہ کوئی رسول ہے اور نہ کوئی نبی۔

چوتھی حدیث:

سيكون في امتي كذابون ثلاثون كلهم يزعم انه نبي وانا خاتم النبيين لا نبي بعدي (مسلم شریف)

میری امت میں تیس جھوٹے ہوں گے جن میں سے ایک اپنے آپ کو نبی کہے گا۔ حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

پانچویں حدیث:

اول الانبياء آدم واخره محمد (کنز العمال)

سب سے پہلے نبی آدم علیہ السلام ہیں اور سب سے آخری نبی (محمد صلی اللہ علیہ وسلم)

آپ نے دیکھا کہ نبی کریم ﷺ نے خاتم النبیین کے معنی یوں بیان فرمائے ہیں۔

۱۔ میرے بعد نبی نہیں بلکہ کثرت سے خلفاء ہوں گے یہ ہے معنی خاتم النبیین کا۔

۲۔ انبیاء کے محل کی آخری اینٹ میں ہوں، یہ ہے معنی خاتم النبیین کا۔

۳۔ نبوت منقطع ہو گئی۔ یہ ہے معنی خاتم النبیین کا۔

۴۔ میرے بعد کوئی نبی اور کوئی رسول نہیں، یہ ہے معنی خاتم النبیین کا۔

۵۔ پہلے آدم اور آخر میں محمدؐ نبی ہیں۔ یہ ہے معنی خاتم النبیین کا۔

آپ نے دیکھا کہ جو لوگ خاتم النبیین کے معنی نبیوں کی مہر یا افضل نبی کرتے ہیں، انہیں مذکورہ بالا احادیث نے کس طرح جکڑ کر رکھ دیا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بے شک سب نبیوں سے افضل ہیں۔ مگر آپ کی افضلیت زیر بحث آیت سے ثابت نہیں بلکہ دوسری آیات سے ثابت ہے۔ مثلاً "وما ارسلنک الا رحمة للعلمین وغیرہ۔

قادیانی حضرات ایک سوال بڑے زور و شور سے اٹھایا کرتے ہیں وہ یہ کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے تو اس وقت وہ نبی ہوں گے یا نہیں؟ اگر نبی ہوں گے تو ختم نبوت کے اعلان کے بعد پھر ایک نبی کے آجانے سے ختم نبوۃ کی مہر ٹوٹ جائے گی اور اگر نبی نہیں ہوں گے تو یہ نبوت سے معزولی کس جرم کی سزا میں ہوگی۔

جواب: کسی بھی نبی کا اپنی امت سے نبوت کا رشتہ صرف اس وقت تک قائم رہتا ہے جب تک اگلا نبی مبعوث نہ ہو۔

جونہی ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ تشریف لائے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اپنی امت سے تعلق اسی وقت ٹوٹ گیا۔ خدا کے ہاں

ان کا مقام بے شک اب بھی نبیوں والا ہے مگر وہ اس وقت بنی اسرائیل کے نبی نہیں۔ بلکہ بنی اسرائیل سمیت ساری کائنات کے نبی محمد رسول اللہ ہیں۔

مخلوق کے ساتھ تعلق کے لحاظ سے حضرت عیسیٰؑ کی نبوت کا فیصلہ آج سے چودہ سو سال پہلے ہمارے نبی کریمؐ کی بعثت کے ساتھ ہی ہو گیا تھا' لہٰذا نازل ہونے کے وقت ان کے نبی ہونے یا نہ ہونے کا سوال اٹھانا ایک فضول بحث ہے اب دونوں مسئلے حل ہو گئے۔

○ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بطور نبی نازل نہ ہوں گے۔ اور نہ ہی ان کے آنے سے ختم نبوت کی مہر ٹوٹے گی۔

○ بوقت نزول وہ نبوت سے معزول نہ ہوں گے بلکہ ان کے لوگوں سے نبوت کا رشتہ آج سے چودہ سو سال پہلے منقطع ہو گیا تھا ہر نبی کا یہی حال ہوا ہے سوائے خاتم النبیین کے جن کے بعد نہ کوئی نبی آئے گا اور نہ ہی ان کی نبوت کسی خاص وقت تک محدود ہوگی۔

اس مسئلے کو ایک دنیاوی مثال کے ذریعے بھی سمجھا جاسکتا ہے بالفرض چین کا بادشاہ پاکستان کے دورے پر آئے تو وہ پاکستان کا بادشاہ نہیں کہلائے گا اور چین کی بادشاہت سے معزول بھی نہیں سمجھا جائے گا۔ اسی طرح سیدنا عیسیٰ علیہ السلام جب تشریف لائیں گے تو یہاں کے نبی بھی نہ ہوں گے۔ اور اپنے وقت کی اسرائیلی نبوت سے معزول بھی نہ ہوں گے۔

اقبالؒ کا قومی مطالبہ

مرزائیوں کا عقیدہ خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کے متعلق وہ نہیں ہے۔ جو عام مسلمان کا ہے۔ اس لئے وہ ان مسلمانوں سے ایک جدا قوم متصور ہوئے۔ چنانچہ حضرت اقبالؒ نے حکومت کو مشورہ دیتے ہوئے مطالبہ کیا تھا۔

"ہندوستان کی سرزمین میں بے شمار مذاہب بستے ہیں۔ اسلام دینی حیثیت سے ان تمام مذاہب کی نسبت زیادہ گہرا ہے۔ کیونکہ ان مذاہب کی بناء کسی حد تک مذہبی ہے۔ اور ایک حد تک نسلی اسلام نسلی تخیل کی سراسر نفی کرتا ہے اور اپنی بنیاد محض مذہبی تخیل پر رکھتا ہے اور چونکہ اس کی بنیاد صرف دینی ہے۔ اس لئے وہ سراپا روحانیت ہے اور خونی رشتوں سے کہیں زیادہ لطیف بھی ہے۔ اس لئے مسلمان ان تحریکوں کے معاملہ میں زیادہ حساس ہیں۔ جو اس کی وحدت کے لئے خطرناک ہیں۔ چنانچہ ہر ایسی مذہبی جماعت جو تاریخی طور پر اسلام سے وابستہ ہو۔ لیکن اپنی بنیاد نئی نبوت پر رکھے اور بزعم خود اپنے الہامات پر اعتقاد نہ رکھنے والے تمام مسلمانوں کو کافر سمجھے مسلمان اسے اسلام کی وحدت کے لئے ایک خطرہ تصور کرے گا اور یہ اس لئے کہ اسلامی وحدت "ختم نبوت" سے ہی استوار ہوتی ہے۔" (حرف اقبالؒ ص ۱۲۲)

" میری رائے میں حکومت کے لئے بہترین طریق کار یہ ہو گا کہ وہ قادیانیوں کو ایک الگ جماعت تسلیم کریں۔ یہ قادیانیوں کی پالیسی کے عین مطابق ہے' اور مسلمان ان سے ویسی ہی رواداری سے کام لے گا' جیسے وہ باقی مذاہب کے معاملہ میں اختیار کرتا ہے۔" (حرف اقبالؒ ۱۲۹)

حضرت اقبالؒ نے اسکولوں سے مرزائیوں کو نکلوا دیا تھا۔ انتہائی افسوس کا مقام ہے کہ اقبالؒ کے شیدائی آج مرزائیوں کو اپنا رہے ہیں۔"

○○

قارئین "ختم نبوت" سے التماس

○ ہفت روزہ "ختم نبوت" کی مسلسل اشاعت کا سولہواں سال شروع ہو چکا ہے۔ الحمد للہ اپنے آغاز سے لے کر تا حال تبلیغ دین اور رسول آخرین محمد عربی ﷺ کی ختم نبوت کا تحفظ کرنے والی بین الاقوامی جماعت (عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت) کی ترجمانی کا فریضہ سرانجام دے رہا ہے۔

○ ہماری کوشش ہوتی ہے کہ اپنے قارئین کو نت نئے اور اچھوتے انداز سے اپنے کاز پر معلوماتی مضامین پڑھنے کو فراہم کریں۔

○ قارئین "ختم نبوت" سے گزارش ہے کہ سولہویں جلد کے پہلے شمارے کا بغور مطالعہ کرنے کے بعد اپنے تاثرات پر مشتمل خط ہمیں ضرور لکھیں۔

○ خط و کتابت کرتے وقت اپنا خریداری نمبر لکھنا ہرگز نہ بھولیں۔ شکریہ

محمد اشرف کھوکھر

خادم ہفت روزہ "ختم نبوۃ"

اخبارِ ختمِ نبوت

آہ ڈاکٹر بشیر احمد ریاضؒ

لاہور۔ آج کل پنجاب شدید دہشت گردی کی لپیٹ میں ہے آئے دن کئی ایک افراد دہشت گردی کی بھینٹ چڑھ جاتے ہیں۔ ایکطرف سے کسی سنی عالم ڈاکٹر یا انجینیر بیورو کریٹ کو قتل کر دیا جاتا ہے تو دوسری طرف کسی شیعہ کو تخریب کاری کا نشانہ بنا دیا جاتا ہے۔ بظاہر یہ تاثر دینے کی کوشش کی جاتی ہے کہ یہ سب مولویوں کا کیا دھرا ہے۔ ایک ہی تیر سے دو شکار کھیلے جاتے ہیں۔ ایک طرف تو علماء کرام 'مشائخ عظام 'شعلہ بیان خطبا کو راستے سے ہٹا دیا جاتا ہے اور دوسری طرف یہ علماء کرام کے ذمے لگا دیا جاتا ہے کہ دینی حلقہ قتل و غارت گری کو ہوا دے کر تخریب کاروں کی حوصلہ افزائی کر رہا ہے۔

دہشت گردی کرنے والے موٹر سائکل پر آتے ہیں اور آناً فاناً آتشیں اسلحہ سے ایک طبقہ کو خاک و خون میں تڑپا دیا جاتا ہے کچھ دیر کے بعد پھر موٹر سائیکل سوار دوسرے طبقہ کے کسی آدمی کو قتل کر کے چلے جاتے ہیں۔ اور پولیس ہاتھ مسلتے رہ جاتی ہے۔

دہشت گردی کی تازہ لہر کا شکار ہونے والوں میں لاہور محلہ رحمان پورہ کے ایک نیک دل 'نیک سیرت 'ڈاکٹر بشیر احمد ریاض کا قتل ہے۔ موصوف بہت ہی دین دار ڈاکٹر تھے۔ علاقہ بھر کے علماء کرام 'دینی مدارس کے طلباء 'مساجد کے ائمہ کا علاج فری کرتے تھے۔ کئی ایک دینی مدارس کے بجلی اور سوئی گیس کے بل اپنی جیب سے ادا کرتے ملک بھر سے آنے والے مدارس عربیہ کے سفیروں کے ساتھ مالی امداد فرماتے تحریک ختم نبوت سے والہانہ عقیدت رکھتے تھے۔ جب بھی ملاقات ہوتی مجلس کی سرگرمیوں سے معلومات حاصل کرتے اور مرزائیت کے انسداد کے لئے تجاویز دیتے۔ امداد العلوم کے نام سے مدرسہ اور خانقاہ چلا رہے تھے۔

حضرت مولانا صوفی محمد اقبال صاحب مدینہ منورہ والوں سے اصلاحی تعلق تھا اور انہیں کے طریقہ کے مطابق مدرسہ اور خانقاہ کا نظم و نسق چلا رہے تھے۔

اپریل ۱۹۹۷ء کو اپنی کلینک سے فارغ ہو کر باہر نکلے اور ابھی اپنی گاڑی میں سوار ہوئے ہی تھے کہ دہشت گردوں کی بھینٹ چڑھ گئے اور موقع پر دم توڑ گئے۔ مرحوم کی وفات سے لاہور ایک دین دار ڈاکٹر کے وجود سے محروم ہو گیا۔ مدرسہ امدادالعلوم اپنے مہتمم 'خانقاہ ایک شیخ کے وجود سے محروم ہو گئی خداوند قدوس سے دعا ہے کہ پروردگار عالم مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس نصیب فرمائیں اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دیں۔ چنانچہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں حضرت مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم صاحبزادہ طارق محمود 'مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے ایک مشترکہ بیان میں ڈاکٹر صاحب کے بہیمانہ قتل پر قلبی تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے مرحوم کی مغفرت کی دعا کی اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی۔

حافظ حبیب احمد کا سانحہ قتل

لاہور (پ ر) برکۃ العصر حضرت مولانا محمد ذکریا مہاجر مدنیؒ کے خلیفہ مجاز الحاج حافظ صفیر احمد مدینہ اسٹیشنری نیو انارکلی لاہور کے فرزند ارجمند حافظ حبیب احمد لاہور میں دن دھاڑے دہشت گردی کی بھینٹ چڑھ گئے اناللہ وانا الیہ راجعون مرحوم ایک نیک سیرت 'نیک صورت نوجوان تھے۔ حضرت صوفی محمد اقبال مدینہ منورہ کے خلیفہ مجاز تھے۔ مرحوم صوفی منش 'خانقاہی مزاج رکھتے تھے۔ کسی سیاسی 'مذہبی جماعت کے کارکن نہیں تھے۔ خالصتاً صوفی مزاج نوجوان تھے۔ کپٹ روڈ انارکلی میں کاغذ کے تاجر تھے۔ اپنی دکان سے نکلے ہی تھے کہ گولی کا نشانہ بن گئے۔

مرحوم کی رحلت جہاں بوڑھے والدین 'جواں سال بیوہ 'معصوم بچوں کے لئے تشویش کا باعث ہے۔ وہاں حکومت کے لئے بھی لمحہ فکریہ ہے۔ جو حکومت اپنے ٹیکس دھندگان کے جان و مال کی حفاظت نہیں کر سکتی اسے لوگوں پر حکومت کرنے کا کوئی حق حاصل نہیں۔

علماء کرام کے لئے حکومت کی پالیسی ہمیشہ ناقابل التفات رہی ہے۔ بالخصوص مسلک حقہ کے علماء خطباء مقررین کا آئے روز کا قتل تشویشناک حد تک بڑھتا جا رہا ہے۔ جس کا انجام انتہائی بھیانک ہے۔ آج کوئی حق گو عالم اپنے آپ کو محفوظ نہیں سمجھتا نہ مساجد محفوظ ہیں۔ نہ خانقاہیں۔ امام بارگاہیں یا بازار ہر جگہ قتل و غارت گری کا دور

دورہ ہے۔ مرحوم کے ساتھ اگرچہ براہ راست تو کوئی خاص تعلق نہیں تھا تاہم ان کے والد محترم حاجی صغیر احمد صاحب درویش بزرگ مسلمان ہیں۔ تحریک ختم نبوت سے والہانہ عقیدت و محبت رکھتے ہیں۔ مجلس لاہور کی سرپرستی کا اعزاز انہیں حاصل ہے۔

بہرحال مرحوم کی وفات جہاں پسماندگان کے لئے باعث رنج و الم ہے۔ وہاں دینی حلقوں کے لئے انتہائی پریشانی کا باعث ہے۔

ادارہ ختم نبوت شہید کی المناک رحلت پر حضرت حاجی صاحب کے غم میں برابر کا شریک ہے۔ نیز ان کی مغفرت کے لئے دعاگو ہے۔

ادھر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنماؤں حضرت اقدس خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم 'حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی' مولانا عزیز الرحمان جالندھری' مولانا اللہ وسایا' مولانا بشیر احمد' مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے راہنماؤں حاجی بلند اختر نظامی' قاری محمد زبیر' مولانا ظفر اللہ شفیق' مولانا محمد احمد مجاہد' حاجی طارق سعید خان نے ایک مشترکہ بیان میں شہید کی مغفرت کے لئے دعا کرتے ہوئے کہا کہ خداوند قدوس مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس نصیب فرمائے۔ نیز حاجی صاحب دامت برکاتہم سمیت تمام پسماندگان کو یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق دیں۔

رفیق عزیز کو صدمہ

رفیق عزیز کے والد حاجی عبدالعزیز عمر بالا کام والا ۶۸ سال کی عمر میں دس اور گیارہ ذوالحجہ کی درمیانی رات انتقال فرماگئے انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم صوم و صلوۃ کے پابند اور ختم نبوت کراچی کے دیرینہ مخلص ساتھی رفیق عزیز کے والد اور اقبال سلک کے منیجنگ ڈائریکٹر تھے۔ تمام جماعتی احباب نے پسماندگان سے اظہار تعزیت کرتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ نصیب فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور تمام قارئین ختم نبوت سے بھی اپیل کی جاتی ہے کہ مرحوم کی مغفرت کے لئے دعا فرمائیں۔

جھوٹے مدعی نبوت کو قرار واقعی سزا دی جائے

بھکر (نمائندہ خصوصی) کذاب یوسف اور دیگر جھوٹے مدعی نبوت کے ماننے والوں کو اسلامی قانون کے مطابق سزا دی جائے اس بات کا مطالبہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بھکر کے رہنماء ڈاکٹر دین محمد فریدی نے اپنے ایک بیان میں کیا کہ کذاب یوسف نے نبی کریم ﷺ کی توہین کی اور ابھی تک وفاقی اور صوبائی حکومت اس مسئلہ پر خاموش تماشائی بنی ہوئی ہے یوں لگتا ہے کہ حکومت اس مسئلہ کو خود خراب کرنا چاہتی ہے ڈاکٹر صاحب نے حکومت سے واضح الفاظ میں کہا کہ اگر حکومت نے کذاب یوسف کو قرار واقعی سزا نہ دی تو پھر نبی کریم ﷺ کے امتی خود جھوٹے مدعی نبوت اور ختم نبوت کا انکار کرنے والوں کا احتساب کریں گے اس سے جو حالات پیدا ہوں گے ان کی ذمہ داری حکومت پر ہوگی۔

حکومت پاکستان نوشتہ دیوار پڑھ لے

بھکر (نمائندہ خصوصی) گستاخ رسول کی سزا صرف اور صرف موت ہے اس کے علاوہ کچھ نہیں ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا محمد علی صدیقی نے بھکر میں جمعۃ المبارک کے ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ مولانا صدیقی نے کہا کہ مسلمانوں کو جو کچھ بھی ملا ہے یہ سب نبی اکرم ﷺ کی ختم نبوت کے طفیل سے ملا ہے اس لئے ہمیں حق نمک ادا کرنا چاہئے اور تمام مسلمانوں کو ملکر نبی کریم ﷺ کی ختم نبوت کی حفاظت کی خاطر اپنی جانوں تک کا نذرانہ پیش کردینا چاہئے مولانا صدیقی نے کہا کہ یہ کتنے ستم کی بات ہے کہ جو بدبخت اٹھتا ہے وہ نبوت کا دعوی کرتا ہے نبی کریم ﷺ کی آمد ثانی کا اعلان کرتا ہے اور ہم اس کو رواداری کہیں حالانکہ ہونا یہ چاہئے کہ جس طرح ہم اپنے ماں باپ اور خاندان کی عزت کی خاطر جان کی بازی تک لگادیتے ہیں اسی طرح نبی کریم ﷺ کے دشمن کو بھی منہ توڑ جواب دیں مولانا نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ کذاب یوسف کو توہین رسالت اور نبوت کا جھوٹا دعوی کرنے پر اسلامی تعزیرات کے تحت سرعام قتل کرے تاکہ کسی بھی بدبخت کو پھر ایسی بات کرنے کی جرات نہ ہوسکے۔

مفتی احتشام الحق آسیا آبادی کو صدمہ

مولانا مفتی احتشام الحق (مہتمم جامعہ رشیدیہ آسیا آباد تربت مکران) کی والدہ محترمہ کا بقضائے الٰہی انتقال ہوچکا ہے

انا للہ وانا الیہ راجعون

تمام قارئین ختم نبوت سے دعائے مغفرت و بلندی درجات کی اپیل کی جاتی ہے

ضروری اطلاع

مولانا محمد اکرم طوفانی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سرگودھا لندن تشریف لے جاچکے ہیں ان کی غیر موجودگی میں دفتر ختم نبوت سرگودھا کے انچارج جناب شاہد صاحب ہیں' جماعتی احباب نوٹ فرمالیں۔

تبصرہ کتب

نام کتاب : افکار تمنا

نام مصنف : چوہدری عبدالحق تمنا

ضخامت : ۶۱ صفحات

پبلشر : الاسحاق اکیڈمی ۱۸۔اے بلاک نمبر ۱ گلشن اقبال کراچی

زیر نظر کتاب کے مصنف جناب چوہدری عبدالحق تمنا صاحب کسی تعارف کے محتاج نہیں ہیں۔

موصوف نے بی۔ اے' بی۔ٹی (علیگ) کرنے کے بعد انڈیا سے کراچی تشریف لائے اور ایم۔ اے کراچی یونیورسٹی سے اور بعد ازاں ڈپلوما ایجوکیشن (بیروت) سے کیا اور اب معلم محکمہ تعلیم' ایجوکیشن افسر نائیجریا اور انسپکٹر آف ایجوکیشن ہیں۔ موصوف بیک وقت مضمون نگار بھی ہیں اور دردمند شاعر بھی۔

زیر نظر کتاب "افکار تمنا" موصوف کے منظوم کلام کا مجموعہ' اگرچہ ضخامت کے لحاظ سے ۶۱ صفحات پر مشتمل ہے لیکن اہل ذوق کے لئے الفاظ نہیں موتیوں کی مالا پروئی ہوئی ہے۔ جناب عبدالحق تمنا صاحب کی شاعری ایک مخصوص نظریہ یا مقصد کی ترجمانی کرتی ہے موصوف زندگی کے تجربات' لوگوں کے رویے اور جذبات کا اظہار یوں کرتے ہیں۔

چند لمحے ملیں جو بچپن کے
عقل و فہم و شعور سب کھو دوں
اب بھی دل چاہتا ہے یہ اکثر
ماں کے زانوں پہ رکھ کے سر رو دوں

فلسفیانہ حقائق پر اظہار خیال کو یوں بیان کرتے ہیں۔

خرد ہی کو ہمیشہ رہبر کامل سمجھتے ہیں
بہت کم لوگ امکانات جذب دل سمجھتے ہیں
کیا تعجب ہے کے دنیا جو سودائی سمجھے
تونے غیروں کو زباں دی اور بینائی مجھے

سیاست دوراں کو یوں خوبصورتی سے بیان کیا ہے

وہ کہ ہاتھ میری حفاظت کو جو بڑھائے گئے
مرے لہو میں نظر آئے پھر نہائے ہوئے

مادی ترقی نے جس طرح روح کے تقاضوں کو نظر انداز کر دیا ہے اس کا سادہ شعری اظہار دیکھئے۔

خلا نورد کہاں' کائنات کی تسخیر
اسے خبر ہی نہیں ذور کا سرا کیا ہے

رنگ و نسل کے تعصبات صدیوں سے انسانوں کا لہو چوستے آئے ہیں' خود انسانوں کو اس کا مجرم قرار دیتے ہوئے جناب تمنا صاحب فرماتے ہیں۔

رنگ و نسل کے تاریک بیاباں میں رہے
لوگ اپنے ہی بنائے ہوئے زنداں میں رہے

گردوپیش سے باخبری کی ایک مثال۔

لوگ جا پہنچے خلاؤں سے گزر کر
اور ہم باتیں لب و رخسار کی کرتے رہے

جناب عبدالحق تمنا صاحب بڑے خوبصورت اور جذب و مستی کے انداز میں نعت یوں کہتے ہیں۔

ترے امتی محمدؐ کبھی دشمنوں کے ڈر سے
نہ کریں گے بے وفائی ترے دین معتبر سے
تو ہے راہبر ڈرے کیوں کوئی رات کے سفر سے
کہ چراغ جل اٹھیں گے تری گرمی نظر سے
ترے گھر میں جا بسی جب تو سکوں ہوا میسر
کہ تھکی ہوئی تھی خوشبو شب و روز کے سفر سے
تری خوشبوئے بدن کا یہ کمال راہبری ہے
کوئی راستہ نہ بھولا تو گزر گیا جدھر سے

جناب عبدالحق تمنا صاحب کی شب و روز کی محنت کا نچوڑ "افکار تمنا" منظوم کلام میں بہت اچھا اضافہ ہے' اہل ذوق تو اس کتاب کو ضرور پڑھیں۔

نام کتاب : سورۃ ملک کی تفسیر

افادات : حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب نور اللہ مرقدہ' سابق مہتمم دار العلوم دیوبند

مرتب : حضرت مولانا نعیم الدین مدظلہ استاذ جامعہ مدنیہ لاہور

ضخامت : ۲۲۳ صفحات

قیمت : ۶۳ روپے

ناشر : مکتبہ رشیدیہ عائشہ منزل نزد مقدس مسجد اردو بازار لاہور

زیر نظر کتاب عمدہ طباعت' خوبصورت چار رنگا ٹائٹل سے مزین ہے۔ علم و عمل کی دنیا میں خانوادہ قاسمی کسی تعارف کا محتاج نہیں' مشرق سے مغرب تک اور جنوب سے شمال تک اس علمی خاندان کی جدوجہد' خدمات آفتاب و ماہتاب کی طرح روشن ہیں' جس خاندان کی جدوجہد کے نتیجے میں دیوبند سے علمی چشمے پھوٹے اور دنیا میں پھیلے اور برابر پھیلتے ہی چلے جا رہے ہیں' ہندوپاک' برما' بنگلہ دیش' سمرقند' بخارا' ملائیشیا' افغانستان' افریقہ' نیپال' ممالک عربیہ' غرض جہاں بھی جائیں کوئی نہ کوئی دار العلوم دیوبند کا فاضل اور اس کے فیوض و برکات سے متمتع انسان ضرور ملے گا۔

۱۸۵۷ء میں ہندوستان مسلم حکومت کے زوال کے بعد سارے ہندوستان میں تاریکی ہی تاریکی تھی' دین و دیانت' امن و سکون اور اخلاق و مروت کا نام مٹنا شروع ہو چکا تھا۔ بالخصوص مسلمان بڑی بے بسی اور کشمکش میں مبتلا تھے اور اس کے اثرات پوری اسلامی دنیا پر پڑ رہے تھے ان مصائب

و آلام کے دور میں قاسم العلوم والخیرات حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کمر کس کر اٹھے اور اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھے جب تک متحدہ ہندوستان سے عیسائیوں اور پادریوں نے بستر گول نہ کیا اور اس زمانے میں دیوبند جیسے وہ گمنام قصبہ میں ازہر ہند دارالعلوم کی بنیاد رکھی جو اشاعت اسلام کی ایک عالمگیر اور بین الاقوامی یونیورسٹی ہے۔ اسی یونیورسٹی کے ساتویں مہتمم اور پرنسپل کی یہ ایک نادر تقریر ہے جس کو افادہ عام کے لئے حضرت مولانا نعیم الدین مدظلہ' استاذ جامعہ مدنیہ لاہور نے مرتب کیا ہے۔ علماء' اہل علم' طلباء' اور عوام کے لئے اس کتاب کا مطالعہ یکساں مفید ثابت ہوگا۔ انشاء اللہ

نام کتاب : **علمی تقریریں** (حصہ دوم)

مصنف : مولانا محمد فضل یوسف زئی (استاذ جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی)

ضخامت : ۳۲۰ صفحات

قیمت : درج نہیں

ناشر : الرشید ٹرسٹ

زیر تبصرہ کتاب "علمی تقریریں" جیسا کہ نام سے ظاہر ہے کہ مولانا فضل محمد یوسف زئی صاحب کی ۲۷ تقاریر کا مجموعہ ہے' کتاب میں اسلام میں نماز کا مقام' نماز کے آداب' اسلام میں طہارت کا مقام' نماز' روزہ' کسب حلال' کسب حرام کی تباہی' فضیلت قرآن' فضائل رمضان' اسلام کی عیدیں' تاریخ بیت اللہ کے فضائل' مدارس اسلامیہ کا نظام تعلیم' اسلام میں ہجرت کا تصور' الجہاد فی الاسلام' انگریز کی جہاد دشمنی' اسلام میں جہاد کی اہمیت' حضرت ابراہیم علیہ السلام پر امتحانات' فلسفہ حج' اور فرضیت حج جیسے موضوعات انتہائی شستہ اور شائستہ انداز میں بیان کئے گئے ہیں' علماء' خطباء' طلباء اور عوام کے لئے مولانا موصوف نے حفاظت اوقات کو قیمتی بلکہ بیش بہا بنادیا ہے اور اس کمپیوٹر کے تیز رفتار زمانے میں مولانا موصوف نے یقیناً "علماء' خطباء اور بالخصوص طلباء کے لئے علمی نکتے اور فکری جواہر ریزے یکجا کردیئے ہیں۔

O

بقیہ : اسباب تحریف دین

حرمت کو غلط ثابت کرنے کے لئے مقالات سپرد قلم کئے جاتے ہیں۔ نہ صرف معاملات اور سیاسیات بلکہ عبادات کے متعلق یہ نظریہ بڑی بلند آہنگی سے دہرایا جاتا ہے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جیسی بنیادی عبادت کے لئے بھی کوئی غیر متبدل نظام اوقات نہیں چھوڑا" اور ان تمام مباحث کو اٹھاتے ہوئے فہم ناقص کا وہ عجیب منظر پیش کیا جاتا ہے جسے دیکھ کر معمولی بصیرت کا آدمی بھی یہ کہنے پر مجبور ہو جاتا ہے حفظت شیئاً و غابت عنک اشیاء (تو نے ایک چیز یاد رکھی اور بہت سی چیزیں تجھ سے غائب رہیں) شاہ صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں :

"اور چونکہ وہ تمام اسباب جن سے دین میں خلل واقع ہو سکتا ہے ان کا احاطہ ممکن نہ تھا کیونکہ وہ محصور ہیں نہ متعین' اور یہ بھی واضح ہے کہ جو چیز جملۃً حاصل نہ کی جاسکے اسے بالکلیہ چھوڑا بھی نہیں جاسکتا اس وجہ سے ضروری ہوا کہ اولاً اجمالاً تمام اسباب تحریف سے خوب خوب ڈرایا جائے اور ثانیاً ایسے چند مسائل خصوصی طور پر ذکر کردیئے جائیں جن کے متعلق معلوم ہے کہ ان میں یا ان جیسے مسائل میں تہاون برتنا اور تحریف کرنا بنی آدم کا دائمی روگ اور سنت جاریہ ہے' پس ان مسائل سے فساد کے تمام سوراخ پوری طرح بند کردیئے جائیں اور ثالثاً ایسی چیز شروع کی جائے جو ملل فاسدہ کے مألوف کے خلاف ہو ایسے امر میں جو ان کے نزدیک زیادہ مشہور ہے مثلاً نمازیں"۔ (صفحہ ۱۳۰ جلد ا منیریہ)۔

منقبت

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

امام عدل و حریت جو ہیں فاروق اعظمؓ ہیں
خلافت راشدہ سے راہنما فاروق اعظمؓ ہیں

ہیں امیر المومنین اسلام کے دوئم
خلافت کے ہوئے جو تاجدار فاروق اعظمؓ ہیں

مانگا تھا جنہیں رب سے بہت اپنی دعاؤں میں
رسول اللہؐ کی پوری مراد فاروق اعظمؓ ہیں

بڑھی ہے جن کے دم سے عظمت اسلام دنیا میں
خوشنما و خوش نصیب فاروق اعظمؓ ہیں

وفادار رسول اللہؐ تھے وہ جان سے بھی بڑھ کر
رسول اللہؐ کے بھی رازدان فاروق اعظمؓ ہیں

نبی کے ساتھ رہتے تھے اور اب بھی ہیں جو روضہ میں
رسول اللہؐ کے وہ جان نثار فاروق اعظمؓ ہیں

لائق صد ہے مبارک عدل فاروقیؓ
ہے "فاروق" جن پہ قربان وہ یہی فاروق اعظمؓ ہیں

ڈاکٹر محمد عمر فاروق جامپوری

نہیں ہے پھول میں خوشبو جو تھی پسینے میں

مفتی احتشام الحق آسیا آبادی مکران

سرور و لطف جو آیا مجھے مدینے میں
نہ پایا ایسا مزہ شاہ کے خزینے میں

پھنسے ہو مشکل و گرداب میں اگر لوگو!
تو آؤ پار لگادوں تمہیں سفینے میں

نہیں ہے کوئی بدل زندگی کے لمحوں کا
وہ دن جو بیت گئے خیر سے مدینے میں

رہی ہے میری تمنا یہ چند برسوں سے
کہ حج کعبہ کروں' زیارتیں مدینے میں

ہزار پیار کے جذبے بہار بن کے گئے
نہ پایا ایسا کسی پیار کے قرینے میں

نہ ہو جو زندگی و موت ان کی قدموں پر
تو حیف ایسی کسی موت پر کہ جینے میں

اگر میں سر بھی کٹاؤں تری شریعت پر
تو لطف مرنے میں آئے مزہ ہو جینے میں

گل و گلاب گلستاں میں دیکھ لیں میں نے
نہیں ہے پھول میں خوشبو جو تھی پسینے میں

سجائے رکھی کبھی میں نے آنسوؤں کی بہار
پسند رب کو ہوئے اشک آبگینے میں

میں کیوں نہ ناز کروں آس اپنی قسمت پر
ابھی وہ خواب میں آئے مجھے مدینے میں

رد قادیانیت و رد عیسائیت پر علماء کرام کی سہ ماہی تربیتی کلاس

- عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر ملتان میں گاہے بگاہے رد قادیانیت اور رد عیسائیت پر تیاری کے لئے فارغ التحصیل علماء کرام کی سہ ماہی تربیتی کلاس کا اہتمام کیا جاتا ہے۔
- شوال سے ایک کلاس جاری کی گئی تھی جس میں چار علماء کرام نے حصہ لیا۔ اب یہ کلاس ۲۵ ذی الحجہ کو اختتام پذیر ہو رہی ہے چاروں علماء کرام کو عالمی مجلس کے شعبہ تبلیغ میں بطور مبلغ کے تقرر کیا گیا ہے۔
- اب نئی کلاس جاری کرنے کا ارادہ ہے' جو حضرات اس میں شریک ہونا چاہیں وہ درخواستیں بھجوادیں۔
- کلاس میں شرکت کے خواہش مند حضرات کا وفاق المدارس پاکستان یا کسی مستند دینی ادارہ کا سند یافتہ ہونا ضروری ہے۔
- ان حضرات کو قیام و خوراک کے علاوہ نقد آٹھ سو روپے ماہانہ وظیفہ بھی دیا جائے گا۔
- امتحان پاس کرنے والے حضرات کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے شعبہ تبلیغ میں بطور مبلغ کے بھی رکھا جاسکتا ہے۔
- جملہ خواہش مند رفقاء سادہ کاغذ پر بمعہ مکمل پتہ کے درخواست بھجوادیں' اور سندات ہمراہ لف کریں۔

درخواست و رابطہ کے لئے

مرکزی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضوری باغ روڈ ملتان فون: 514122

بارہویں عالمی — عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیرِ اہتمام — سالانہ

عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس برمنگھم

بتاریخ ۱۰ اگست ۱۹۹۷ء بمقام جامع مسجد برمنگھم ۱۸۰ بیلگریو روڈ برمنگھم
صبح ۹ بجے تا شام ۷ بجے بروز اتوار

زیر سرپرستی حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

کانفرنس کے چند عنوانات:

مسئلہ ختم نبوت • حیات و نزول عیسیٰ علیہ السلام • قادیانیت کے عقائد و عزائم
مسئلہ جہاد • مرزائیوں کی اسلام دشمنی اور انکی دہشت گردی

کانفرنس میں جوق در جوق شرکت فرما کر ثابت کریں کہ ہم قادیانیت کو پنپنے نہیں دیں گے اور ان کا تعاقب جاری رکھیں گے، کانفرنس کو کامیاب بنانا تمام مسلمانوں کا فریضہ ہے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت 35 اسٹاک ویل گرین لندن۔ ایس ڈبلیو 9 9 ایچ زیڈ۔ یو کے
071-737 8199